فتویٰ درباب ثبوت سماع اموات

۱۹۳۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامدًا و مصلیًا و مسلمًا

سوال

کیا فرماتے ہین علماء دین اس مسئلہ مین کہ زید کہتا ہے کہ مین چونکہ حنفی ہون سماع موتٰی کا قائل نہین ہون کسواسطہ کہ ہمارے امام اعظمؒ کا مذہب یہی ہے اور امام رحمۃ اللہ علیہ سماع موتٰی کے قائل نہین ہین اور یہی حق ہے اور جو سماع موتٰی کے قائل ہین وہ بدعتی اور مخالف مذہب حنفیہ ہین آیا یہ قول زید کا درست ہے کہ اموات کو شعور و ادراک اور سماع ثابت نہین اور امام صاحب کا یہی مذہب ہے جو زید کہتا ہے مدلل بیان فرمادین فقط

وبہ نستعین الجواب وبیدہ الصواب وعلیہ التکلان

ماہران شریعت غراء پر مخفی نہین ہے کہ اگر قول زید کو حق مان لیا جاوے تو وہ اعتراض وارد ہون گے کہ جن کا اوٹھنا امکان سے خارج ہوگا اور جم غفیر علماء اور عرفاء کو معاذ اللہ بدعتی کہنا پڑے گا بلکہ یہ شخص بزعم باطل امام پر بھی دھبہ لگائے گا حالانکہ ہمارے امام پاک ہین اس لوث سے اور وہ بری ہین اس عقیدہ سے مگر ایسے ہی نافہم مقلد اپنے امام کو بھی بدنام کرتے ہین اپنی کج فہمی اوروں پر ڈالتے ہین اہل انصاف سے امید رکھتا ہون کہ جو اس تحریر کو بے تعصب ملاحظہ فرمادین گے اور رو رعایت کو پس پشت ڈالین گے سو بیشک عند اللہ ماجور ہونگے احقر اول دلائل ثبوت پیش کرے گا۔ بعد ازان جوابات منکرین کے اعتراضون کو کہ جن کو لاحل جانتے ہین عرض کرے گا پھر تطبیق بین المذہبین عرض کرے گا جس سے صاف ظاہر ہو جائے گا کہ یہ نزاع لفظی ہے بین الفریقین ورنہ حقیقۃً سماع موتٰی اجماعی مسئلہ ہے کل اسکے قائل ہین ہان معتزلہ اسکے منکر ہین وہ سماع موتٰی کے قائل نہین اب تھوڑی دلائل پیش کرتا ہون مشکوٰۃ شریف مین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

روایت ہے امام احمد رحمہ اللہ سے منقول اور حاکم علیہ الرحمتہ نے مستدرک مین نقل کیا اور بشرط بخاری ومسلم صحیح کہا فرماتی ہین کنت ادخل بیتی الذی فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانی واضع ثوبی واقول انما ھو زوجی وابی فلما دفن عمر فواللہ ما دخلتہ الا وانا مشدودۃ علی ثیابی حیاء من عمر ترجمہ تہی مین داخل ہوتی اپنے گہر مین کہ جسمین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مدفون تھے اور مین کہلے بدن ہوتی تو کہتی کہ پردہ کی کیا حاجت ایک میرے شوہر اور ایک میرے باپ ہین پس جبکہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دفن کئے گئے تو قسم ہے اللہ تعالیٰ جل شانہ کی نہین داخل ہوئی مین مکان مین مگر کپڑے اوڑہے ہوے کہ شرم آتی تھی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سو اگر شعور اموات نہین ہے تو عمر سے حیا کے کیا معنیٰ

شیخ محدث دہلوی شرح مین فرماتے ہین دین حدیث دلیلے واضح است بر حیات میت وعلم وے اگر بصارت کا اقرار اور سماعت کا انکار تو عجب طرفہ ہے پہر دلیل تخصیص مفقود کہ مردے دیکہتے تو ہین مگر سُنتے نہین جو یہ دعوی کرے اُسکو ثابت کرے من ادعی فعلیہ البیان بہر حال شعور تو ثابت ہوا اور اسی باب مین شیخ لکہتے ہین وتحقیق ثابت شدہ است بآیات واحادیث کہ روح باقی است وا ورا علم وشعور بزائران واحوال ایشان ثابت است ترجمہ ساتھ تحقیق کے ثابت ہوا ہے آیات اور احادیث سے کہ روح باقی رہتی ہے اور علم اور شعور زیارت کرنے والون اور انکی حالات کا ثابت ہے اور ملا علی قاری مرقات مین لکہتے ہین جو حنفیون کے حمایتی ہین۔ قال السیوطی واخرج العقیلی عن ابی ہریرۃ قال قال ابو رزین یا رسول اللہ ان طریقی علی الموتی فھل من کلام اتکلم بہ اذا مررت علیھم قال قل السلام علیکم یا اھل القبور من المسلمین والمومنین انتم لنا سلف ونحن لکم تبع وانا انشاء اللہ بکم لاحقون قال ابو رزین یسمعون قال یسمعون ولکن لا یستطیعون ان یجیبوا اہ وقولہ لا یستطیعون ان یجیبوا ای جوابا تسمعہ الحی والا فھم یردون حیث لا نسمع — ترجمہ جلال الدین سیوطیؒ نقل فرماتے ہین کہ روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا عرض کیا ابو رزین نے یا رسول اللہ میرا رستہ ہے قبرستان سے جب مین اونپر گذرون تو کیا کہون فرمایا کہہ السلام علیکم یا اہل القبور من المسلمین والمومنین انتم لنا سلف ونحن لکم تبع وانا انشاء اللہ بکم لاحقون کہا ابو رزین نے وہ سنتی ہین فرمایا سنتے ہین لیکن طاقت نہین رکہتے کہ جواب دین ایسا جواب کہ زندہ اُس کو سُنے ورنہ وہ جواب بہی دیتے ہین کہ ہم سُنتے نہین اُسکو انتہی کیا ملا علی قاری رحمہ اللہ الباری حنفی نہ تھے یہ بیچارے نام کے

حنفی کیسے منکر ہو گئے امر محقق کے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ذرا غور کرنا اس کو تو مولانا اسحاق صاحب بھی تسلیم کئے ہوئے ہین مائۃ مسائل مین فرماتے ہین سوال نوزدہم سماعت موتی سلام زائر در شرع آمدہ یانہ - جواب سماعت موتی سلام زائر را در شرح مشکوٰۃ ملا علی قاری از سیوطی نقل کردہ ہکذا عبارتہ قال السیوطی واخرج العقیلی عن ابی ہریرۃ الخ اور امام ابو عمر ابن عبد البر کتاب الاستذکار والتمہید مین نقل کرتے ہین عبد اللہ بن عباس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ما من احد یمر بقبر اخیہ المومن کان یعرفہ فی الدنیا فیسلم علیہ الا عرفہ ورد علیہ السلام جو کوئی بھائی مسلمان کی قبر پر گذرتا ہے اور سلام کرتا ہے اگر وہ اُسے دنیا مین پہچانتا تہا تو اب بھی پہچانتا اور جواب سلام کا دیتا ہے علامہ زرقانی شرح مواہب اور سیوطی شرح صدور مین لکھتے ہین کہ امام عبد الحق جو اجلہ علماء حدیث سے ہین اسکی تصحیح کرتے ہین محدث دہلوی جامع البرکات و جذب القلوب مین لکھتے ہین علامہ سمہودی نے اسکی تصحیح فرمائی اور امام سبکی شفاء السقام مین اسکی تحت مین لکھتے ہین - ذکرہ جماعتہ وقال القرطبی فی التذکرۃ ان عبد الحق صححہ اور جذب القلوب مین شیخ لکھتے ہین سمہودی گوید کہ احادیث درین معنی بسیار است اور ابن ابی الدنیا و بیہقی و صابونی و ابن عساکر و خطیب بغدادی و دیگر محدثین نقل فرماتے ہین ابو ہریرہ سے روایت کہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - اذا مر الرجل بقبر یعرفہ فسلم علیہ رد علیہ السلام وعرفہ واذا مر بقبر لا یعرفہ فسلم علیہ رد علیہ السلام ترجمہ جسوقت گذرتا ہے کوئی قبر پر کہ جس کو پہچانتا تہا پہر اسپر سلام کرتا ہے تو مردہ جواب دیتا ہے اور پہچانتا بھی ہے اور جو ایسے کی قبر پر گذرتا ہے کہ نہین جانتا اُس کو تو وہ مردہ جواب دیتا ہے مگر پہچانتا نہین وہ بہی - اور لیجئے طبرانی معجم اوسط مین عبد اللہ بن عمر سے راوی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مصعب بن عمیر اور اُن کے ساتھیون کی قبور پر ٹہرے اور فرمایا والذی نفسی بیدہ لا یسلم علیہم احد الا ردوا الی یوم القیامہ - ایسا ہی حاکم نے صحیح مستدرک مین ابو ہریرہ سے روایت کرکے تصحیح کی اور ابن ابی شیبہ و حاکم عقبہ بن عامر سے راوی ما ابالی فی القبور قضیت حاجتی ام فی السوق بین ظہرانیہ والناس ینظرون - یعنی مین یکسان جانتا ہون کہ گورستان مین قضائے حاجت کرون یا بیچ بازار کے کہ لوگ دیکھتے ہون اور نیز شفاء السقام مین امام سبکی نے اور شرح صدور مین سیوطی نے نقل کیا قال صلی اللہ علیہ وسلم آنس ما یکون المیت فی قبرہ اذا زارہ من کان یحبہ فی دار الدنیا قبر مین مردہ کا زیادہ جی بہلنے کا وقت وہ ہوتا ہے جب اُس کا کوئی پیارا زیارت کو آتا ہے اور

ابن ابی الدنیا کتاب القبور مین اور امام عبد الحق کتاب العاقبۃ مین عائشہ سے مروی قال صلی اللہ علیہ وسلم ما من رجل یزور قبر اخیہ ویجلس علیہ الا استانس ورد علیہ حتی یقوم - یعنی جو شخص اپنے بھائی مسلمان کی زیارت قبر کو جاتا ہے اور وہان بیٹھتا ہے میت کا دل اُس سے بہلتا ہے اور جبتک وہان سے اُٹھے مردہ اُس کا جواب دیتا ہے اور صحیح مسلم مین عمرو بن العاص رض نے اپنے پسر عبد اللہ رض سے حالت نزع مین فرمایا - اذا دفنتمونی فشنوا علی التراب شنا ثم اقیموا حول قبری قدر ما ینحر جزور ویقسم لحمہا حتی استانس بکم واعلم ماذا اراجع بہ رسل ربی جسوقت دفن کرو مجکو اور ڈال چکو مٹی تو کھڑے رہنا گرد قبر میری کے اسقدر کہ اونٹ کو ذبح کرین اور گوشت تقسیم کرین اُس کا اُس اندازتک تاکہ انس پکڑون مین ساتھہ تمہارے اور جانون کہ کیا جواب دیا مین نے پروردگار کے فرشتون کو امام احمد بسند حسن عمارۃ بن حزم رض سے راوی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھی ایک قبر سے تکیہ لگائے دیکھا فرمایا لا تؤذ صاحب ہذا القبر مت ایذا دے تو صاحب اس قبر کو ابن ابی شیبہ اپنی مصنف مین عبد اللہ بن مسعود سے راوی اذی المومن فی موتہ کاذاہ فی حیاتہ ایذا دینا مومن کا بعد مرنے کے مانند ایذا دینے کے ہے بیچ زندگی اُسکی کے اور بیہقی دلائل مین عطاف مخزومی کی خالہ سے راوی ایکدن مین نے قبر سید نا حمزہ کے پاس نماز پڑہی وہان کسی آدمی کا نشان نہ تھا مزار پر سلام کیا جواب آیا اور اوسکے ساتھہ یہ بھی فرمایا - من یخرج من تحت القبر اعرفہ کما اعرف ان اللہ خلقنی وکما اعرف اللیل والنہار - جو میری قبر کے نیچے سے گذرتا ہے اوسے ایسا پہچانتا ہون جیسا یہ پہچانتا ہون کہ اللہ نے مجھے پیدا کیا ہے اور جس طرح رات اور دن کو پہچانتا ہون اور روایت کیا بخاری اور مسلم اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے صحاح مین اور امام احمد نے مسند مین انس بن مالک سے اور بیہقی اور طبرانی نے عبد اللہ بن عباس سے اور سیوطی نے شرح صدور مین باسناد حسن اور علامہ مناوی نے تیسیر مین اور کہا رجالہ ثقات حدیث خفق نعال کو کہ مردہ جوتیون کی آواز سنتا ہے یہ حدیث طرق کثیرہ سے وارد ہوئی ہے مگر پھر مردہ کا جماد پتھر ہو جانا اور تمام ادراکات سے خالی ہو جانا کونسے لفظ حدیث سے معلوم ہوتا ہے پھر وہ احادیث جو انس اور رد سلام اور تاذی موتی پر دال ہین اسی کی شاہد ہین کہ یہ حالت میت کو ہمیشہ رہتی ہے اسیواسطے شیخ محدث فرماتے ہین اسکے جواب مین جو بعض نے کہا کہ این مخصوص بوقت

نہادن میت در قبر است از برائے مقدمہ سوال کہ یہ مخصوص وقت رکھنے مردہ کے قبر مین ہے واسطہ مقدمہ سوال کے کیا فرماتے ہین کہ این تخصیص خلاف ظاہر است و دلیلے نیست بدان کہ یہ تخصیص خلاف ظاہر کی ہے اور اُسپر کوئی دلیل نہین ہے پس بعض منکرین کی تخصیص ادعا محض بے دلیل ہے۔

اب رہا قصہ اہل قلیب کا جو بخاری مسلم مین منقول ہے فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے والذی نفسی بیدہ ما انتم باسمع لما اقول منہم ولکنہم لا یقدرون ان یجیبوا۔ قسم ہے اُس ذات پاک کی کہ نفس میرا اوسکے قبضہ مین ہے کہ تم زیادہ نہین سُنتے اُن سے جو مین کہتا ہون (یعنی وہ بھی یون ہی سنتے ہین) لیکن جواب پر قادر نہین کہ تم کو سُنا دین اور طبرانی مین سند صحیح سے یہ لفظ ہین یسمعون کما تسمعون ولکن لا یجیبون یعنی سنتے ہین جیسے تم سنتے ہو لیکن جواب ایسا نہین دیتے کہ تم سنو اس سے کیسے صاف طور پر سماعت ثابت ہے شیخ محدث حنفی لکھتے ہین این حدیث متفق علیہ صریح است در ثبوت سماع مر اموات را و حصول علم مر ایشان را۔ کہ یہ حدیث متفق علیہ صریح ہے بیچ ثبوت سماع اموات کے اور حصول اُن کے علم کی یہان تو مانعین کچھ ہاتھ پیر ہلاتے ہین اور تاویلات رکیکہ کرتے ہین کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا یا خاص اُن کفار کے واسطہ تھا بھلا کونسا لفظ اسپر شاہد ہے یون تو ہر نص شرعی کو ہم مخصص کر لین گے دلیل تخصیص ضرور ہونی چاہیے چنانچہ شیخ فرماتے ہین و پوشیدہ نماند کہ حمل برین مجرد احتمال و تاویل است کہ حمل نمی تواند کرد بروے تا قایم نشود دلیل بر استحالت سماع اور پوشیدہ نرہے کہ حمل مجرد اسی احتمال پر نہ سکین کر نا جبتک اسپر کوئی دلیل قایم نہو کہ سننا اموات کا محال ہے پھر الفاظ حدیث دیکھہ لو کہ قسم کھاکے فرمارہے ہین کہ تمسے زیادہ سنتے ہین یہ نہین فرماتے کہ اب سننے لگے یا میرے سبب سے سن لیا یا اب انکو قوت دیدی گیئی ہے بلکہ وہ احادیث جو شعور اموات پر دال ہین اسی کی موید ہین کہ یہ قوت اموات کو ہر وقت حاصل ہے اور قول قتادہ کو کہ احیاہم اللہ حتی اسمعہم توبیخا و تصغیرا و نقمۃ و حسرۃ و ندما۔ اپنی واسطے دلیل پکڑا فرماتے ہین و تمسک کردہ اند جماعت کہ اثبات سماع میکنند بقول قتادہ کہ در آخر حدیث مذکور شد کہ حاصل او آن است کہ موتی را در قبور حالتے و قسمے از حیات می بخشند کہ حاصل میشود بان سماع و در قول قتادہ تخصیص باانحضرت نیست صلی اللہ علیہ وسلم کہ بطریق معجزہ واقع شدہ است و نہ تخصیص باین اموات بلکہ خدا قادر ست کہ آن حالت در ہمہ اموات نیز پیدا کند از ہر شخص کہ باشند در ہر زمان کہ

بود رفتہ برد و باللہ التوفیق غرض محدث دہلوی حنفی بعد تحقیقات اینقہ کی خلاصہ تحریر فرماتے ہین و بالجملہ
کتاب و سنت مملو و مشحون اند باخبار و آثار کہ دلالت میکنند بر وجود علم مر موتی را بدنیا و اہل آن پس منکر
نشود آنرا مگر جاہل باخبار و منکر دین اور تمسک کیا ہے ایک جماعت نے کہ سماع کو ثابت کرتے ہین قول
قتادہ سے کہ آخر حدیث مین مذکور ہوا حاصل اُس کا دہ ہے کہ مردون کو قبور مین وہ حالت اور اس قسم
کی زندگی بخشتی ہین کہ حاصل ہوتا ہے اُس سے سُننا اور اس قول قتادہ کی تخصیص سات صلی اللہ علیہ
وسلم کے نہین ہے کہ یہ معجزہ تھا اور نہ تخصیص ساتھہ ان اموات کے بلکہ خدائے تعالیٰ قادر ہے کہ یہ
حالت تمام اموات مین پیدا کرے ہر شخص سے ہر زمانہ مین اور حاصل کلام یہ ہے کہ کتاب و سنت بہری ہوئی ہے
مین اخبار و آثار سے پس منکر نہوگا مگر جاہل اخبار و آثار سے اور سُن لو امام احمد نے تاریخ نیشاپور اور
بیہقی اور ابن عساکر نے تاریخ دمشق مین سعید بن مسیب سے راوی کہ مقابر مدینہ مین ساتھہ شیر خدا
کے داخل ہوئے قتادی یا اہل القبور السلام علیکم تخبرنا باخبارکم فسمعت صوتاً وعلیک السلام
یا امیر المومنین اخبرنا عما کان بعدنا فقال علی اما ازواجکم فقد تزوجن واموالکم
فقد اقتسمت فما عندکم فاجابہ میت قد تخرقت الاکفان وتقطعت الجلود پس آواز دی اے اہل قبور سلام اوپر تمہارے
ہم کو اپنی حال کی خبر دو تو سنی مینے آواز کہ کہتا تھا وعلیک السلام اے امیر المومنین تم ہم کو خبر دو کہ ہمارے بعد
کیا ہوا تو فرمایا شیر خدا کرم اللہ وجہہ نے کہ تمہاری بیبیان نکاح کر دی گئین تمہارے مال تقسیم ہوگئے
اب تم کہو تو جواب دیا مردہ نے کہ پہٹ گئے کفن اور شق ہوگئین جلدین پس علی مرتضیٰ کا کلام مردون سے
حقیقۃً تھا کونسی تخصیص تھی چونکہ فتوے مین اختصار منظور ہے اسپر اکتفا کیا۔
ورنہ کثیر حدیثین موجود ہین انکو تحریر کرتا اب اقوال علماء تحریر کرتا ہون زید کو خیال رہے کہ اس مین کتنے
جلیل القدر حنفی ہین کیا زید ہی پکا حنفی ہے اور یہ علماء فحول حنفیت کو بالائے طاق رکھ چکے نہین
نہین اگر مذہب امام اعظم عدم سماع موتیٰ ہوتا تو جمہور علماء اپنے امام کے خلاف ہرگز نہ کرتے ایکدو
بھی ہوتا تو خیر یہان تو شمار ہی نہین ہے چنانچہ نقول اقوال سے واضح ہو جائے گا اب زید بموجب
اپنے زعم باطل کے اول تو امام اجل کو خلاف احادیث مانے اور پھر ان اجلہ علماء کرام حنفیہ کو خلاف
مذہب امام جانے اور بدعتی سمجھے برین عقل و ہمت بباید گریست سعید مقلد ایسے ہی ہوتے ہین
اب ذرا کان رکھہ کے سنئے اور غور سے ملاحظہ فرما کر داد انصاف دیجئے اگر طالب حق ہو تو اپنے

عقیدہ سے باز آئے اور جسوقت انشاء اللہ تعالی ہم معنی بیان کرینگے اور تطبیق بین المذہبین دینگے
نہ یہ علماء امام کے خلاف رہینگے نہ امام پر کوئی حرف عائد ہوسکتا ہے نہ مذہب اعتزال رہے
نہ قول عائشہ صدیقہ مخالف رہے فتاوی قاضی خان اور عالمگیری مین ہے۔ ان قرأ القرآن عند القبور
نوی بذالک ان یونسہ صوت القران فانہ یقرء ترجمہ اگر پڑہے قرآن شریف نزدیک قبرون کے نیت
کرے اس سے یہ کہ آواز قرآن سے میت کو انس ہوگا تو پڑہے غور کرو اے لوگو اگر سماعت نہین تو
صوت قرآن سے انس کیا رد المختار مین غنیہ شرح منیتہ سے اور طحطاوی حاشیہ مراقی الفلاح مین
ان المیت یستانس بالذکر علی ماورد فی الاثار۔ ترجمہ تحقیق مردہ انس پکڑتا ہے ساتھہ ذکر کے جیسا آثار
مین وارد ہے ذرا غور کرتے جانا فتاوی خانیہ درر شرنبلالی فتاوی کبری فتاوی بزازیہ خزانۃ الروایات شامی
طحطاوی و امداد الفتاح و کشف الغطاء وغیرہ مین واللفظ للخانیہ یکرہ قطع الحشیش والحطب من المقبرۃ
فان کان یابسا لا باس بہ لانہ ما دام رطبا یسبح فیونس المیت۔ ترجمہ مکروہ ہے قطع کرنا گھانس کا مقبرہ سے
اگر خشک ہے تو مضائقہ نہین کسواسطے کہ جبتک تر رہے گی تسبیح کرے گی پس دل بہلے گا مردہ کا اور
مطالب المومنین اور مجمع البرکات مین جس سے مولوی اسحاق صاحب استناد کرتے ہین اور کنز العباد
اور فتاوی غرائب و دیگر کتب کثیرہ مین ہے وضع الورد والریاحین علی القبور حسن لانہ ما دام رطبا
یسبح و یکون للمیت انس بتسبیحہ رکہنا پہولون کا قبر پر عمدہ ہے کسواسطہ کہ جبتک تر رہین گے تسبیح
کرینگے اور مردہ کو انس ہوگا اللہ اکبر خداوند تعالی نے موتی کو ایسی سماعت کاملہ قویہ عطا فرمائی ہے کہ جس
سے نباتات کی تسبیح جسکو اکثر احیا نہین سنتے وہ بلا تکلف سنتے اور اُس سے اُنس حاصل کرتے ہین
مراقی الفلاح مین ہے اخبرنے شیخی محمد بن احمد الحموی الحنفی بانھم یتاذون بخفق النعال۔ مردی ایذا
پاتے ہین آواز جوتیون سے طحطاوی نے اسکی تقریر فرمائی حاشیہ طحطاویہ و رد المحتار مین ہے مقابر
مین پیشاب کرنے کو نہ بیٹھے لان المیت یتاذی بما یتاذی بہ الحی اسواسطہ کہ مردہ ایذا پاتا ہے اُس سے کہ جس سے
زندہ ایذا پاتا ہے بلکہ دیلمی نے عائشہ صدیقہ سے روایت کی کہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا المیت یوذیہ
فی قبرہ ما یوذیہ فی بیتہ۔ مردہ کو ایذا دیتی ہے قبر مین وہ چیز جو اُسکو ایذا دیتی ہے گہر مین جذب القلوب
مین شیخ لکہتے ہین امام صدر الدین قونوی سے نقل فرماتے ہین درمیان قبور سائر مومنین و ارواح
ایشان نسبت خاصی است مستمر کہ بدان زائران را می شناسند و سلام بر ایشان می کنند بدلیل استحباب

زیارت در جمیع اوقات درمیان قبور تمام مومنین اور ارواح اُنکی کے ایک نسبت خاص ہے ہمیشہ کہ بسبب اُسکی زیارت کرنے والون کو پہچانتے ہین اور سلام اُن پر کرتے ہین اس دلیل سے کہ زیارت جمیع اوقات مین مستحب ہے - انیس الغریب مین سیوطی فرماتے ہین ع ویعرفون من اتاہم زائراً و یانسون ان اتی المقابر - مردے پہچانتے ہین جو اُنکی زیارت کو آتا ہے اور اُنس حاصل کرتے ہین اگر اُن کی مقبرون مین داخل ہوتا ہے نیز جذب القلوب مین ہے - مانوس ترین حالتیکہ میت را بود در وقتیست کہ یکے از آشنایان اور زیارت قبر او کند واحادیث درین باب بسیار است میت کے واسطہ زیادہ انس کا وہ وقت ہوتا ہے جب اُسکا کوئی آشنا اُسکی قبر کی زیارت کو آتا ہے اور احادیث اس بارہ مین بہت ہین مرقات مین ہے لا فرق لھم فی الحالین ولذا قیل اولیاء اللہ لا یموتون ولکن ینقلبون من دار الی دار - نہین فرق ہے دونون حالون مین اُنکے لئے اور اسی واسطہ کہا گیا ہے کہ اولیاء اللہ نہین مرتے ہین لیکن انتقال کرتے ہین ایک مکان سے دوسرے مکان مین امام قشیری رسالہ مین بسند لکھتے ہین کہ ابو سعید خرازنی مکہ مین ایک جوان مردہ پایا جب مینے نظر کی تو وہ مسکرایا اور کہا یا ابا سعید اما علمت ان الاحباء احیاء وان ماتوا وانما ینقلون من دار الی دار - اے ابا سعید کیا نہین جانتا تو کہ دوست زندہ ہوتے ہین اگرچہ ظاہر مین مرے ہوئے ہوتے ہین اور سوائے اسکے نہین کہ انتقال کئے ہوتے ہین ایک مکان سے دوسرے مکان تک بیضاوی مین ہے ان الارواح جواہر قائمۃ بانفسہا مغائرۃ لما یحس بہ من البدن تبقی بعد الموت دراکۃ وعلیہ جمہور الصحابۃ والتابعین وبہ نطقت الآیات والسنن - تحقیق ارواح قائم بذاتہا ہوتی ہین اُسکے مغائر ہوتی ہین جو بدن سے معلوم ہوتا ہے باقی رہتی ہین بعد موت کے ادراک کرنے والی یہی مذہب ہے جمہور صحابہ اور تابعین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کا اور اسی پر ناطق ہین آیتین اور احادیث ذرا انصاف کرو کہ نام کے مولوی قرآن شریف کے خلاف احادیث نبویہ کے خلاف جمہور صحابہ اور تابعین خلاف مگر وہی کہے جائینگے مرغی کی ایک ٹانگ کہ مردے سنتے نہین لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم امام محمد غزالی رح احیاء العلوم مین فرماتے ہین لا تظن ان العلم یفارقک بالموت فالموت لا یھدم محل العلم اصلا و لیس الموت عدما محضا حتی تظن انک اذا عدمت عدمت صفتک - نہ گمان کر تو کہ علم بعد مرنیکے تجھسے جدا ہوجائے گا پس موت نہین گراتی محل علم کو ہرگز اور موت عدم محض نہین ہے کہ تو گمان کرے

کہ بعد مرنے کے تیری صفت علم کی جاتی رہی امام نسفی عمدۃ الاعتقاد مین اور علامہ نابلسی حدیقہ ندیہ مین
فرماتے ہین الروح لا تتغیر بالموت۔ روح نہین متغیر ہوتی مرنے سے علامہ تورپشتی فرماتے ہین
الروح الانسانیۃ متمیزۃ متخصصۃ بالادراکات بعد مفارقۃ البدن۔ روح انسانیہ متمیز ہوتی ہے مخصوص
سات ادراکات کے بعد جدا ہونے بدن سے علامہ مناوی شرح جامع صغیر مین الموت لیس بعدم محض
والشعور باق حتی بعد الدفن۔ موت نہین ہے عدم محض کہ کچھ نہ رہے بلکہ علم باقی رہتا ہے بعد دفن تک
مقاصد و شرح مقاصد مین علامہ تفتازانی لکھتے ہین عند المعتزلۃ وغیرہم البنیۃ المخصوصۃ شرط فی الادراک
فعندہم لا یبقی ادراک الجزئیات عند فقد الآلات وعندنا یبقی وھو الظاھر من قواعد الاسلام
نزدیک معتزلہ وغیرہ کی بدن مخصوص شرط ہے واسطے علم کی پس اُنکے نزدیک نہین باقی رہتا ہے علم جزئیات کا وقت گم ہو جانے
آلات علم کے اور نزدیک ہمارے یعنی سنت والجماعۃ کی علم باقی رہتا ہے اور یہی ظاہر ہے قواعد اسلام سے لمعات مین
ہے اما العلم فبالروح وھو باق لیکن علم روح کا باقی رہتا ہے شرح بخاری ارشاد الساری مین ہے۔
قد انکر عذاب القبر بعض المعتزلۃ والروافض محتجین بان المیت جماد لا حیاۃ لہ ولا ادراک تحقیق
انکار کیا عذاب قبر کا بعض معتزلہ نے اور روافض نے اس دلیل سے کہ مردہ پتھر ہو جاتا ہے اُس مین علم اور حیات نہین
رہتے کشف الغطا مین شیخ الاسلام فرماتے ہین مذہب اعتزال است کہ گویند میت جماد محض
است مذہب معتزلہ کا ہے کہ کہتے ہین کہ مردہ پتھر محض ہے اُسی مین لکھتے ہین فرقے نیست
در ارواح کاملان در حین حیات وبعد از ممات مگر بترقی کمال کچھ فرق نہین ہے درمیان ارواح
کاملین کے خواہ زندہ ہون خواہ مردہ مگر ساتھ ترقی کمال کے یعنی بعد مرنے کے ترقی کامل ہو جاتی
ہے اور اشعۃ اللمعات مین ہے بالجملہ کتاب وسنت مملو ومشحون اند باخبار وآثار کہ دلالت میکند
بر وجود علم موتی بدنیا واہل آن پس منکر نشود آنرا مگر جاہل باخبار ومنکر دین حاصل کلام یہ ہے
کہ کتاب اور سنت بھری ہوئی ہین اور آراستہ ہین حدیثون اور آثار سے کہ دلالت کرتے ہین اوپر
وجود علم مردون کے کہ جانتے ہین دنیا کو اور دنیا دارون کو پس منکر نہو گا اس کا مگر جاہل احادیث
اور منکر دین ابن ابی الدنیا راوی کہ سلیم بن حمیر کو پیشاب کی سخت حاجت ہوئی کسی نے کہا کر لیجئے
فرمایا سبحان اللہ واللہ انی لاستحیی من الاموات کما استحیی من الاحیاء۔ سبحان اللہ قسم ہے اللہ تعالیٰ
کی تحقیق مین البتہ حیا کرتا ہون مردون سے جیسا حیا کرتا ہون زندون سے امام شافعیؒ نے مزار

پر انوار امام اعظمؒ پر قنوت صبح مین اور بسم اللہ جہر سے نہ پڑہی رفع یدین بہی نکی کذا ذکرہ شعرانی وابن حجر مکی وعلی خواص اور الخیرات الحسان مین ہے ادبنا مع ہذا الامام اکثر من ان تظہر خلافہ بحضرتہ ادب ہمارا ساتہہ ان امام کی کثیر ہے اس سے کہ انکی سامنے خلاف ظاہر ہوے کذا فی المرقات اور لباب مین ہے استحیی ان اخالف مذہب الامام فی حضورہ - مجکو حیا آتی ہے کہ مخالفت کرون ان مذہب کی اُنکے سامنے مقام انصاف ہے کہ اگر حجاب قبر مانع تہا تو سامنا کہان حیا کیون اگر سماعت نہین تو جہر وسر یکسان تہا اگر علم رفع یدین نہ تہا تو پہر ادب کیسا اور ملا علی قاری سلک متقسط شرح منسک متوسط مین ابن عابدین شرح تنویر مین فرماتے ہین من اداب الزیارۃ ما قالوا من انہ یاتی الزائر من قبل رجلی المتوفی لا من قبل راسہ لانہ اتعب لبصر المیت بخلاف الاول لانہ یکون مقابل بصرہ آداب زیارت سے ہے جو علما نے کہا کہ وقت زیارت مردے کے پاؤن کی طرف سے آوے نہ سر کی جانب سے کہ مردہ کو آنکہ اُٹھانے کی تکلیف ہوگی بخلاف پیرون کی طرف سے آنے مین کہ زایر مقابل آنکہون کے ہوگا تکلیف نہوگی شیخ الاسلام نے فرمایا فی جامع البرکات تحقیق ثابت شدہ است بآیات واحادیث کہ روح باقی است واورا علم وشعور بزائران واحوال ایشان ثابت است وایں امرے است مقرر در دین - آیات اور احادیث سے بالتحقیق ثابت ہوا ہے کہ اروا باقی ہے اور اُسکو علم اور شعور زیارت کرنے والون کا اور اُن کی حالات کا ثابت ہے اور یہ امر دین مین مقرر ہے اور عزیزی تیسیر مین زیر حدیث من زار قبر ابویہ نقل فرمایا ہذا نص فان المیت یشعر بزورہ والا لما صح تسمیتہ زائرا واذا لم یعلم المزور بزیارۃ من زارہ لم یصح ان یقال زارہ ہذا اھو المعلوم عند جمیع الامم یہ صاف ظاہر ہے کہ مردہ جانتا ہے اُسکو جو اسکی زیارت کو آتا ہے اور اگر نہ جانے تو اُسکے زیارت کرنیوالہ کیونکر کہہ سکتے ہین اور جب نہ جانا جسکی زیارت کی گئی یعنے مردہ نے اُسکو جس نے زیارت کی کیونکر صحیح ہوگا کہ کہا جاوے فلان کی زیارت کی یہ بات تمام امتون کے واسطے مقرر ہے شرح صدور اور طحطاوی حاشیہ مراقی مین نقل فرمایا الاحادیث والاثار تدل علی ان الزائر متی جاء علم المزور وسمع سلامہ وانس بہ ورد علیہ وہذا عام فی حق الشہداء وغیرہم وانہ لا توقیت فی ذلک احادیث اور آثار دلالت کرتے ہین اسپر کہ زیارت کرنے والا جب آتا ہے تو جانتا ہے وہ جسکی زیارت کو آیا ہے اور سُنتا ہے سلام اُسکا اور اُنس حاصل کرتا ہے اُس سے اور رد سلام کرتا ہے اور عام ہے یہ کہ

خواہ شہدا ہون یا غیر اور کوئی وقت خاص بھی اسکے واسطے نہین یعنی یہ امر ہر وقت حاصل ہے
علامہ زرقانی شرح مواہب مین نقل فرماتے ہین رد السلام علی المسلم من الانبیاء حقیقی بالروح
والجسد بجملۃ ومن غیر الانبیاء والشہداء باتصال الروح بالجسد اتصالا یحصل بواسطۃ التمکن
من الرد مع کون ارواحہم لیست فی اجسادہم۔ رد کرنا سلام کا اوپر مسلمان کے انبیاء علیہم السلام
کی طرف سے حقیقۃ روح اور جسم دونون کی طرف سے ہوتا ہے اور غیر انبیاء اور شہداء کی طرف سے ساتھ
ملنے روح کے جسد سے ایسا ملنا کہ جسکی سبب سے قدرت ہوتی ہے جواب دینے کی باوجود ہونے
روحون کے اجسام مین امام یافعی اور امام سیوطی امام محب الدین طبری سے ناقل کہ ہین امام اسمٰعیل
حضرمی کے ساتھ مقبرہ زبیدہ مین تھا فقال لی یا محب الدین اتؤمن بکلام الموتی فقلت نعم
فقال ان صاحب ہذا القبر یقول لی انا من حشو الجنۃ پس کہا مجھسے اے محب الدین آیا ایمان لاتا ہے ساتھ
کلام مردون کے پس مین نے کہا ہان پھر کہا کہ تحقیق کہتا ہے مجھسے قبر والا کہ مین جنتیون مین سے
ہون علامہ نابلسی حدیقہ ندیہ مین فرماتے ہین کرامات الاولیاء باقیۃ بعد موتہم ایضا
ومن زعم خلاف ذلک فہو جاہل متعصب ولنا رسالۃ فی خصوص اثبات الکرامۃ بعد موت الولی کرامتین اولیاء
اللہ کی باقی رہتی ہین اُنکے انتقال کے بعد بھی اور جو گمان کرے اسکے خلاف وہ سخت جاہل ہے
اور ہمنے ایک رسالہ لکھا ہے خاص اس امر مین کہ موت ولی اللہ کے بعد اُس سے کرامت صادر
ہوتی ہے الونی اور مولانا جمال بن عبد اللہ بن عمر مکی اپنی فتاوی مین لکھتے ہین قال العلامۃ الغنیمی
وہو خاتم محققی الحنفیۃ ویجریہ للاولیاء من الکرامات احیاءً وامواتا الی یوم القیامۃ۔ کہا علامہ
غنیمی نے اور وہ خاتم محققین حنفیہ سے ہین کہ جاری رہتے ہین کرامتین اولیاء اللہ سے زندگی
مین بھی اور بعد انتقال کے بھی قیامت تک شیخ الاسلام شہاب رملی سے منقول اُسی فتاوی مین
معجزات الانبیاء وکرامات الاولیاء لا تنقطع بموتہم۔ معجزات انبیاء علیہم السلام کی اور کرامات
اولیاء اللہ کی اُن کے وصال سے منقطع نہین ہوتین امام نووی منہاج مین قاضی عیاض کا قول
درباره سماع موتی نقل کرکے فرماتے ہین ہو الظاہر المختار الذی یقتضیہ احادیث سلام القبور
یہی ظاہر مختار ہے کہ جسکو تقاضا کرتی ہین احادیث سلام قبور کی علامہ منادی اسی کی دلیل مین
فرماتے ہین فان السلام علی من لا یشعر محال۔ پس تحقیق سلام کرنا اُس سے کہ جسکو سلام کا علم نہو

محال ہے شیخ محدث مدارج مین سلام اموات کو حدیث سے نقل کرکے فرماتے ہین۔ خطاب باکسیکہ
نشنود و نفہمد معقول نیست و نزدیک است کہ شمار کردہ شود از قبیلۂ عبث خطاب کرنا اُس سے کہ
سُنے نہ سمجھے خلاف عقل ہے اور قریب ہے کہ شمار کیا جاوے فعل عبث سے چنانچہ عمرؓ گفت
جیساکہ عمر فاروق نے فرمایا رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ امام سبکی نے شفاء السقام مین باب تاسع کی فصل
ثالث مین تمام اموات کی سماع وکلام وادراک ثابت کرکے اور احادیث صحیحہ بخاری ومسلم سے
علم وسماع موتے بیان کرکے فرمایا وعلی الجملة هذه الامور ممکنة فی قدرة الله تعالی وقد وردت بها الاخبار
الصحیحة فیجب التصدیق بها حاصل کلام کہ یہ امور ممکن ہین اللہ تعالیٰ کی قدرت مین اور اس مین
احادیث صحیحہ وارد ہوئے ہین پس واجب ہے اسکی تصدیق کرنا اور فصل اول مین لکھتے
ہین اما الادراکات کالعلم والسماع فلا شک ان ذلک ثابت لسائر الموتی فکیف بالانبیاء۔ لیکن ادراکات
مثل علم اور سننے کے پس نہین شک ہے کہ یہ ثابت ہین واسطے جمیع اموات کے پس کیونکر ساتھ
انبیاء علیہم السلام کے شاہ ولی اللہؒ فیوض الحرمین مین اذا انتقلوا الی البرزخ کانت تلک الاوضاع
والعادات والعلوم معهم لا تفارقهم۔ جسوقت انتقال کرتے ہین طرف برزخ کے تو وہ علوم اور عادات
اور اوضاع اُنکے ساتھ ہوتے ہین نہین جدا ہوتے اُن سے شاہ عبدالعزیزؒ تفسیر عزیزی مین فرماتے
ہین۔ چون آدمی مے میرد روح را اصلا تغیر نمیشود چنانچہ حامل قوی بود حالا ہم ہست وشعور وادراکی
کہ داشت حالا ہم دارد بلکہ صاف تر وروشن تر۔ جو مرجاتا ہے اُسکی روح کو کچھ تغیر نہین ہوتا جیسا کہ
حامل قوی تہا اب بھی ہے اور علم اور ادراک جو رکھتا تھا اب بھی رکھتا ہے بلکہ پہلے سے صاف اور
روشن زیادہ۔ قاضی ثناء اللہؒ جن کو شاہ صاحب نے بیہقی وقت فرمایا تذکرة الموتی مین لکھتے
ہین ارواح ایشان کار اجساد میکنند ارواح اُن کی کام جسم کا کرتی ہین۔ مظاہر حق مین نواب قطب الدین
خان لکھتے ہین پانچوین قسم مہربانی اور انس کے لئے ہوتی ہے حدیث مین آیا ہے کہ جو گذرے اوپر
قبر مومن بھائی اپنے کی اور سلام کرے تو پہچانتا ہے وہ اس کو اور جواب سلام کا دیتا ہے۔ مولوی
اسحٰق صاحب اربعین مین نصاب احتساب سے عورتون کا زیارت قبور سے ممنوع ہونا ٹھیراتے
ہین کہ جب وہ نکلتی ہین ملعونہ ہوتی ہین اور چارطرف سے شیاطین اون کو گھیر لیتے ہین۔ واذا اتت
القبر یلعنها روح للمیت۔ اور جب عورت قبر پر آتی ہے تو روح میت کی اُس کو لعنت کرتی ہے

سبحان اللہ روح عورت مرد کو بھی پہچانتی ہے پھر مردہ جماد کیونکر ہوا ذرا خیال رکھنا
یہ سب علماء حنفی ہین مظاہر حق مین ہے تیسری قسم زیارت کی برکت حاصل کرنے کے لئے
وہ زیارت اچھے لوگون کی قبرون کی ہے اس لئے کہ اونکے لئے برزخ مین تصرفات وبرکات
بیشمار ہین مولوی خرم علی نے فرمایا اویسیت قوی وصحیح ہے روحی فیض ہے روحانیت
سے تربیت ہے عزیزی مین ہے از اولیاء مدفونین انتفاع جاری است اولیاء مدفونین
سے نفع جاری ہے مرزا جان جانان رحمۃ اللہ علیہ ملفوظات مین فرماتے ہین سلطان
نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ بحال زائران مزار خود عنایت بسیار میفرمایند ہمچنین شیخ
جلال پانی پتی التفات نامی نمایند حضرت محبوب آلہی علیہ الرحمۃ اپنی مزار مقدس کے
زیارت کرنے والون پر بہت عنایت فرماتے ہین اور ایسا ہی حضرت شیخ جلال الدین پانی پتی
بہت التفات فرماتے ہین زائرین پر مجدد الف ثانی رح فرماتے ہین مکتوبات مین حضرت
خواجہ باقی باللہ رح کے متعلق کہ روز عید بزیارت مزار شریف ایشان رفتہ بود در اثنائے
توجہ بمزار متبرک التفاتے تمام از روحانیت مقدسہ ایشان ظاہر گشت واز کمال غریب
نوازی نسبت خاصۂ خود را کہ بحضرت خواجہ احرار منسوب بود مرحمت فرمودند کہ دن عید کے
واسطہ زیارت مزار شریف کے گیا تہا درمیان توجہ کے طرف مزار متبرک کے التفات پورا
روحانیت مقدسہ سے ظاہر ہوا اور کمال غریب نوازی سے نسبت خاصہ اپنی کو کہ جو بحضرت
خواجہ احرار رح منسوب تہی مرحمت فرمائی ۔ مولوی اسمٰعیل صاحب نے صراط مستقیم مین لکھا
کہ حضرت ایشان بسوئے مرقد منور حضرت خواجہ خواجگان خواجہ قطب الدین بختیار کاکی
قدس سرہ العزیز تشریف فرما شدند بر مرقد مبارک ایشان مراقب نشستند درین اثناء بروح
پرفتوح ایشان ملاقات متحقق شد و آنجناب بر حضرت ایشان توجہے بس قوی فرمودند کہ بسبب
آن توجہ ابتدائے حصول نسبت چشتیہ متحقق شد حضرت قدس سرہ اور مزار مقدس حضرت خواجہ
خواجگان خواجہ قطب الدین بختیار کعکی رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما ہوئے اور مرقد منور کے
مراقب بیٹھے اسی حال مین روح پر فتوح اُن کی سے ملاقات متحقق ہوئے آنجناب نے
اور حضرت کے توجہ قوی فرمائی کہ بباعث اُس توجہ کے ابتدائی حصول نسبت چشتیہ متحقق ہوئے

خاتم المحدثین مولانا شاہ عبد العزیز رح کا فتوی بھی نقل کرے دیتا ہون جو مستند علماء حنفیہ سے
ہین۔ سوال انسان را بعد موت ادراک وشعور باقیماند وزائران خود رامی شناسد وسلام وکلام
ایشان رامی شنود یانہ۔ جواب انسان را بعد موت ادراک باقی میماند برین معنی شرع شریف
وقواعد فلسفی اجماع دارند اما در شرع شریف پس عذاب قبر وتنعیم القبر بتواتر ثابت است وتفصیل
آن دفتر طویل میخواہد درکتاب شرح الصدور فی احوال الموتی والقبور کہ تصنیف شیخ جلال الدین
سیوطی است ودیگر کتب حدیث باید دید ودر کتب کلامیہ اثبات عذاب القبر می نمایند حتی
کہ بعض اہل کلام منکران را کافر میدانند وعذاب وتنعیم بغیر ادراک وشعور نمی تواند شد و
نیز در احادیث صحیحہ مشہورہ درباب زیارت قبور وسلام بر موتی وہمکلامی با آنہا کہ انتم سلفنا
ونحن بالاثر وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون ثابت است ودر بخاری ومسلم موجود است کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم بالکفاریکہ در بدر کشتہ شدہ بودند خطاب فرمودند ھل وجدتم ما وعد ربکم
حقا مردم عرض کردند یا رسول اللہ اتتکلم من اجساد لیس فیہا روح۔ فرمودند ما انتم باسمع
منہم ولکن لا یجیبون در قرآن مجید ثابت است ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء
عند ربہم یرزقون فرحین بما آتاہم اللہ من فضلہ بلکہ از احوال پس آیندگان خود ہم خوشی وبشارت
ثابت است ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بہم من خلفہم الا خوف علیہم ولا ہم یحزنون
بالجملہ انکار شعور وادراک اموات اگر کفر نباشد در الحاد بودن او شبہ نیست سوال انسان کو
بعد مرنے کے علم اور شعور باقی رہتا ہے اور زیارت کرنے والون کو پہچانتا ہے اور سلام اور کلام
اُن کا سنتا ہے یا نہین جواب انسان کو بعد مرنے کے ادراک باقی رہتا ہے اسپر شرع شریف
اور قواعد فلسفی متفق ہین اب شرع شریف مین دیکھو کہ عذاب قبر اور تنعیم قبر تواتر سے ثابت ہے
اور تفصیل اُسکی دفتر طویل چاہتی ہے اگر دیکھنا منظور ہو تو کتاب شرح الصدور فی احوال
الموتی والقبور جو تصنیف جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالی کی ہے اور دیگر کتب احادیث مین دیکھو
اور کتب عقائد مین اثبات عذاب قبر کرتے ہین یہان تک کہ بعض اہل کلام منکرونکو کافر جانتے
ہین اور عذاب اور ثواب بدون علم اور شعور کے نہین ہوسکتا اور نیز بیچ احادیث صحیحہ مشہورہ کے
جو زیارت قبور اور سلام اور کلام مردون کہ تم ہمسے پہلے ادر ہم تمسے پیچھے ہین اور ہم بھی

انشاء اللہ تمسے ملنے والے ہین وارد ہے اور بخاری شریف اور مسلم شریف مین موجود ہے کہ
حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خطاب فرمایا اُن کفار سے کہ جو جنگ بدر مین مارے
گئے تھے کیا نہین پایا تمنے حق جس کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تہا تمسے لوگون نے عرض کیا یا
رسول اللہ آپ کلام فرماتے ہین جسمون سے کہ جنمین ارواح نہین ہے فرمایا صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ تم زیادہ نہین سنتے ہو انسے لیکن یہ جواب نہین دیتے اور قرآن شریف
مین ثابت ہے کہ نہ کہو اُنکو مردہ جو اللہ کی راہ مین شہید ہوگئے بلکہ وہ زندہ ہین نزدیک اپنے
رب کے رزق دیے جاتے ہین خوش ہین بسبب اسکے کہ جو دیا اللہ تعالیٰ نے اُن کو اپنے فضل
سے بلکہ پیچھے آنے والون سے ہی خوشی اور بشارۃ ثابت ہے کہ خوش ہوتے ہین اُن سے جو
آنے والے ہین پیچھے اُن کے یہ کہ نہ خوف ہے اُن پر اور نہ غمگین ہونگے حاصل کلام یہ ہے
کہ انکار علم اور شعور اموات کا اگر کفر نہین ہے تو الحاد اور بے دین ہونے اسکے مین شبہ
نہین ہے حضرت شاہ ولی اللہ رح انفاس العارفین مین تحریر فرماتے ہین بیچ حالات
سید عبد اللہ رح کی یارے را کہ در دفن حاضر بود ہمراہ گرفتم دبزیارت مرقد ایشان رفتم بتاثیر
نفس مبارک ایشان آن ہر چند تامل کرد قبر ایشان نشناخت آخر بتخمین بسوی قبرے اشارت
کرد آنجا نشستم و قرآن میخواندم حضرت سید از پس پشت من ندا کردند کہ قبر فقیر این است
اما ہر چہ شروع کردہ اید آنجا تمام کنید و ثواب بصاحب ان قبر دہید ایک دوست کو کہ
دفن مین اُنکی شریک تہا ہمراہ لیا مین نے اور واسطے زیارت مرقد سید کے گیا مین بسبب
تاثیر نفس مبارک اُن کے کے اُس نے ہر چند تامل کیا مگر قبر اُنکی نہ پہچانی آخر اٹکل سے طرف
ایک قبر کے اشارہ کیا کہ یہ ہی اُس جگہ بیٹھا مین اور قرآن شریف پڑہتا تھا مین کہ حضرت سید نے
پیچھے سے آواز دی کہ قبر فقیر کی یہ ہے لیکن جو کچھ اُس جگہ پڑہنا شروع کیا ہے اُسکو وہان تمام
کرو اور ثواب اُس کا صاحب اُس قبر کو بخشو مقام غور ہے کہ یہ علماء مذہب حنفی نہ کہتے
تھے اور نیز صاحب کشف مقبول کل تے اپنے امام کا خلاف کر سکتے تھے ایک نہین بلکہ صدہا ایسے
وقایع جزیہ ہین جو احقر نے ایک انفاس العارفین سے نقل کیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ اگر
لکہون جو اس ہیچمدان کی پیش نظر ہین تو ہزار سے کم نہون گی اگر طوالت فتوی کا خوف نہوتا

تو لکھکر دکھا دیتا مگر ماہران علم شریعت و طریقت پر روشن ہین کسواسطے کہ کتب سلف ان
مضامین سے مملو ہین پس زید بنظر انصاف دیکھے کہ اگر امام ہمام رحمہ اللہ کا مذہب عدم سماع
موتی قرار دیا جاوے تو یا تو جمہور علماء عارفین و کثیر فقہا کاملین کو خلاف مذہب امام ماناجاویگا
لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم جب زید ایک ادنی حقیر ہو کر امام اعظم رح کے بزعم باطل خود
خلاف کرنا نہین چاہتا تو یہ جم غفیر علماء کاملین کب پسند کرین گے تو ضرور ہوا کہ جب اس شدو
مد سے یہ گروہ حقہ سماع موتی کا قائل ہے تو امام کا بھی یہی مذہب ہے یا یون کہنا پڑے گا
کہ سب نے امام کا خلاف کیا اور امام سماع موتے کے قائل نہین ہین تو اس پوت سپوت
نے بحسب عقیدہ خود امام پر کیسا دہبہ لگانا چاہا کہ امام اعظم نے کسقدر احادیث کا خلاف کیا
اور مذہب اعتزال اختیار کیا جس کو ہم کتب عقائد سے ثابت کر آئے ہین کہ یہ مذہب معتزلہ
ہے اور پھر امام اعظم صاحب کشف نہ ٹھیرین گے جس کو ہزارہا اولیاء اللہ نے بنظر کشفی دیکھا
اور تواتر اولیاء سے جو امر یقینی ثابت ہوا اُس کا امام اعظم انکار کر رہے ہین معاذ اللہ من
ذالک حالانکہ امام اعظم رح سے کسقدر عرفاء زمان فیض یاب ہوئے ہین ہمارے نزدیک
بیشک امام ہمام رئیس المکاشفین وسید العارفین تھے مگر یہ اعتراض زید کی غلط فہمی
سے پیدا ہوا ان ہذا لاضلال مبین اگر اس مقام پر زید معارضہ بالقلب کرے اور یون
کہے کہ بعض فقہا ضرور کتب فقہ مین لکھہ رہے ہین کہ مذہب امام اعظم عدم سماع موتی ہے
اور نیز مجتہدہ عائیشہ صدیقہ رض بھی منکر ہین اور کثیر علماء اس مسئلہ کو مختلف فیہا لکھہ رہے ہین
تو پھر انکو معتزلی وغیرہ وغیرہ کہنا پڑے گا معاذ اللہ تو اب کیا ہوگا سو جواب اس کا ذرا تعصب
کو دور کر کے انصافی نظر سے دیکھہ لیجیے اور سماع موتی کے قایل ہو جائیے یہ قاعدہ عند العلماء
مسلمہ ہے کہ جبتک تطبیق ممکن اور دفع تعارض ہو سکے تدافع کے قائل نہین ہوتے احادیث
اور روایات مین بھی پہلی تطبیق دیتے ہین جب ممکن نہین ہوتی تو ناسخ منسوخ یا قوت اور ضعف
کا خیال کر کے تاویلات کرتے ہین اب احقر تطبیق عرض کرتا ہے بسند گر قبول افتد زہے عز و
شرف اگر یہ تطبیق نہ مانی تو اعتراض بالا سے کیونکر مفر ہوگا اور کسدرجہ قباحت لازم آئیگی
جس سے خلاصی دشوار ہوگی وہ تطبیق یہ ہے کہ جو سماع موتی کے قائل ہین وہ روح کی سماعت

کے قائل ہین جس کا انکار گویا نصف النہار مین طلوع شمس اور ظہور اد سکے کا انکار اور جو لوگ
عدم سماع کے قائل ہین وہ جسد خاکی کے قائل ہین یہ نزاع لفظی ہے نہ حقیقی سب حق پر ہین
اور کسی فرقہ پر اعتراض نہین ہے چنانچہ مولانا شاہ عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ موضح القرآن
مین فرماتے ہین حدیث مین آیا ہے کہ مردون سے سلام علیک کرو وہ سنتے ہین اور بہت
جگہہ مُردون کو خطاب کیا ہے اُسکی حقیقت یہ ہے کہ مُردے کی روح سنتی ہے اور قبر مین پڑا ہی
دہ مُردہ نہین سُن سکتا ہے۔ دیکھو امام عزالدین بن عبد السلام امالی مین روح ہی کے متعلق فرماتے
ہین انا امرنا بالسلام علی القبور و لولا ان الارواح تدرک لما کان فیہ فائدۃ تحقیق ہم لوگ
کئے گئے ہین سلام علیک کرنے کے قبرون پر اور اگر یہ بات ہوتی کہ ارواح ادراک اور
شعور رکھتی ہین تو پھر سلام علیکم سے کیا فائدہ تھا سو معلوم ہوا کہ اُن کو علم اور ادراک ہے اگر یہ
محاکمہ مانا جائے گا تو اعتراض بالا کا کیا جواب ہوگا زید اگر سیرت صالحین اور عادت
منصفین رکھتا ہے تو سماع موتی کا قائل ہو جائے اور اگر ایسی ہی ہٹ دھرمی ہے تو کم سے
کم قائلین سماع موتی کو بدعتی تو نہ کہے اور اُن کو صاحب مذہب مرجوع نہ قرار دے کہ جنکے دلائل
ساطعہ اور براہین قاطعہ مثل آفتاب کے روشن ہین اور کتب علماء راسخین اُن سے مملو اور
مزین ہین بلکہ خود شرمندہ ہو کر سر نیچے گریبان کے کر لے وما علی الرسول الا البلاغ۔ اب
رہا جواب ایک مسئلہ کا جپر مانعین کو بڑا ناز ہے اور اُس کو بڑے فخر سے پیش کرتے ہین اور
عوام کو فقہاء کی طولانی عبارتین دکھاتے ہین وہ مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص قسم کھائے زید سے
نہ بولونگا تو یہ قسم زندگی پر مقصور رہے گی حالت حیات مین اگر کلام کرے گا تو قسم ٹوٹے
گی اور اگر بعد انتقال زید سے کلام کیا تو حانث نہوگا تو اس سے مانعین یہ سمجھے کہ میت سے
حقیقۃً کلام ہی نہین اور نہ وہ سنتے ہین اگر سنتے تو وہ شخص ضرور حانث ہو جاتا اب جواب
اس کا غور سے ملاحظہ فرمائے کہ عندنا یعنی عند العلماء الحنفیۃ بات تو مسلم ہے کہ یمین مین عرفی
معنی مراد ہوتے ہین نہ لغوی نہ شرعی عبارات کتب فقہیہ اسکی بیشمار شاہد ہین فتح القدیر مین
ہے الاصل ان الایمان مبنیۃ علی العرف عندنا لا علی الحقیقۃ اللغویۃ کما نقل عن الشافعی و لا
علی الاستعمال القرآنی کما عند مالک و لا علی النیۃ مطلقا کما عند احمد قاعدہ

یہ ہے کہ تحقیق قسمین مبنی اوپر عرف کے نزدیک حنفیہ کے نہ اوپر حقیقۃ لغویہ کے جیسا کہ امام
شافعی رحمۃ اللہ قائل ہین اور نہ اوپر استعمال قرآنی کے جیسا کہ امام مالک رح کے نزدیک
اور نہ اوپر نیت کے جیسا کہ قول ہے احمد حنبل رحمۃ اللہ کا کفایہ مین ہے الاصل ان الا
لفاظ المستعملۃ فی الایمان مبنیۃ علی العرف عندنا قاعدہ یہ ہے کہ الفاظ جو قسمون مین استعمال
کیئے جاتے ہین وہ عرف پر مبنی ہوتے ہین نزدیک حنفیہ کے مثلاً قسم کھائی مین بچھونے
پر نہ بیٹھونگا یا چراغ سے روشنی نہ لونگا یا چھت کے نیچے نہ آؤنگا تو زمین پر اگر بیٹھا یا دہوپ
مین یا زیر آسمان تو حانث ہوگا حالانکہ قرآن شریف مین زمین کو فرش اور آفتاب کو سراج اور
آسمان کو سقف فرمایا قال اللہ تعالی جعل لکم الارض فراشا وجعل فیہا سراجا و
جعلنا السماء سقفا محفوظا فرمایا اللہ تعالی نے گردانا واسطے تمہارے زمین کو بچھونا اور گردانا بیچ اُس کے
چراغ اور گردانا آسمان کو چھت محفوظ ایسا ہی اگر کہا کہ مکان مین نہ جاؤنگا اور مسجد یا کنیسہ مین
داخل ہوا حانث ہوگا اگرچہ ان پر اطلاق گھر کا لغتہ صحیح ہے پس تو معنی لغوی اور شرعی ایمان
مین متروک ہوئے کافی مین ہے الاتری ان من حلف ان لایستضئ بسراج اولا یجلس
علی البساط فاستضاء بالشمس او جلس علی الارض لا یحنث وان سمی فی القرآن الشمس
سراجا والارض بساطا ورجل حلف ان لا یدخل بیتا لا یحنث بدخول الکعبۃ والمسجد
والبیعۃ والکنیسۃ آیا نہین دیکھا تو کہ تحقیق جو شخص قسم کہائی کہ نہین روشنی حاصل کریگا چراغ
سے یا نہین بیٹھیگا اوپر بچھونے کے پس روشنی حاصل کی آفتاب سے یا بیٹھا اوپر زمین کے
نہین قسم ٹوٹیگی اگرچہ نام رکھا قرآن شریف مین شمس کا چراغ اور زمین کا بچھونا ایک نے
قسم کہائی کہ داخل ہوگا بیت مین تو نہین حانث ہوگا داخل ہونے کعبہ اور مسجد اور گرجا مین
اور عینی شرح کنز الدقایق مین ہے الایمان عندنا مبنیۃ علی العرف وعند الشافعی و
احمد علی الحقیقۃ وعند مالک علی معانی کلم القرآن قسمین نزدیک ہمارے مبنی ہین اوپر عرف کے
اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد رحمہما اللہ کے اوپر حقیقت کے اور نزدیک امام مالک رحمہ اللہ
کے اوپر معانی کلمات قرآن کے پس عرف مین زندہ ہی سے کلام کرنے کو کلام کہتے ہین فتح القدیر
مین اسکی تصریح فرمائی یمینہ لا ینعقد الا علی الحی لان المتعارف ھو الکلام معہ قسم اسکی

نہین منعقد ہو گی مگر اوپر زندہ کے کسواسطہ کہ عرف مین کلام زندہ سے کرنے کو کہتے ہین اب
اس مسئلہ سے یہ تراش لینا کہ مُردے سنتے ہی نہین طرفہ ماجرا ہے دیکھو ملا علی قاری حنفی شرح
مشکوٰۃ مین کیا لکھتے ہین هذا انما هو مبنی علی ان مبنی الایمان علی العرف فلا یلزم نفی حقیقة
السماع کما قالوا فیمن حلف لا یاکل اللحم فاکل السمک مع انه تعالی سماه لحما طریا یعنی ہمارے
علما کا یہ ارشاد کہ بعد موت کلام سے قسم نہ ٹوٹے گی اسپر مبنی ہے کہ قسم کی بنا عرف پر ہے تو
اُس سے یہ لازم نہین آتا کہ مردے حقیقۃً نہین سنتے جیسے کوئی قسم کھائے کہ مین گوشت
نہین کہاؤنگا پہر مچھلی کھائی حانث نہو گا حالانکہ اللہ تعالی نے قرآن شریف مین اوسے تر و
تازہ گوشت فرمایا ایسا ہی شیخ محدث دہلوی حنفی لکھتے ہین اشعۃ اللمعات مین۔ اگر یکے
سوگند خورد کہ کلام باو نکنم پس کلام کرد او را بعد مردن او حانث نہ شود۔ اگر کوئی قسم کہاوے
فلان شخص سے کلام نکرونگا پہر بعد مرنے کے اُس سے کلام کیا تو قسم نہ ٹوٹے گی پھر وجہ فرماتے
ہین۔ مبنائے ایمان بر عرف و عادت است نہ بر حقیقت بنا قسمون کے اوپر عرف اور عادت
کے ہے نہ حقیقت پر پس میت سے کلام کرنا عادۃً کلام نہین ہے اور قسم اسی پر مقصود رہے
گی بحسب تصریحات فقہاء کی اب جو یہ کہدے کہ یہ کلام حقیقۃً یا شرعاً کلام نہین ہے محض
باطل اور وہ مسئلہ سے جاہل اچھا اور وضاحت لیجئے زید اور قسم کھانے والا جماعت نماز
مین شریک تھے اور قسم کہانیوالے نے سلام پھیرنے مین ہمراہیون پر سلام کی نیت کی حانث
نہوگا اور اگر بیرون نماز زید کسی مجمع مین ہوگا اور قسم کھانیوالا کہے السلام علیکم حانث ہو جائیگا
یون ہی اگر زید امام تھا اور یہ مقتدی اور زید نماز مین بھولا اُس نے بتایا حانث نہوگا اور نماز
سے باہر بتایا قسم ٹوٹ جائے گی اسکی وجہہ وہی قاعدہ ہے کہ نماز مین بتانا یا سلام کرنا
عرفاً کلام نہین اور خارج نماز کلام ہے اب اس سے یہ قرار دینا کہ نمازی پتھر ہے اور سنتا ہی نہین
اور حقیقۃً کلام ہی نہین کیسے بے حد جہالت ہے ایسا ہی مسئلہ یمین سے میت کو پتھر جان
لینا اور سماعت کا انکار کر بیٹھنا اور اسی مسئلہ کو اپنے مدعا کی سند مین پیش کرنا کیسی بے تکی
بات ہے اس مسئلہ اخیرہ کی سند یہ ہے بحر الرائق اور رد المحتار وغیرہ مین ہے لو سلم علی
قوم هو فیهم حنث الا ان لا یقصده فیدین ولو سلم من الصلاة لا یحنث وان کان

المحلوف علیه عن یساره هو الصحیح لان السلام مین فی الصلاۃ من وجه ولو سبح له
سهوا او فتح علیه القراۃ وهو مقتد لم یحنث وخارج الصلوۃ یحنث اگر سلام کیا ایک قوم پر اور
وہ شخص اون مین ہے تو قسم ٹوٹی گی مگر یہ کہ نہ قصد کرے اُس کا پس عند اللہ اُس کا قول مان
لیا جاوے گا اور اگر سلام پہیرا نماز سے تو قسم نہ ٹوٹے گی اگرچہ جس سے قسم کہائی ہے اُسکی بائین
طرف ہو یہی صحیح ہے اسواسطہ کہ دو نو سلام نماز ہی مین ہین ایک وجہ سے اور اگر سبحان اللہ
کہا بہولے سے اور بتایا قراۃ کو حالانکہ بتانے والا مقتدی ہو تو قسم نہ ٹوٹے گی اور خارج نماز کے بتایا
تو ٹوٹے گی مگر بیچارہ منکر سماع موتے تو اس کا مصداق ہے الغریق یتشبث بکل حشیش یعنی دوبتا
تو تنکے ہی کا سہارا ڈہونڈتا ہے مگر یہ نہ جانا کہ مجوزین کی اقوال سے عالم گونج رہا ہے اُنکے پراہین
کے پہریرے جہان مین لہرا رہے ہین اور کسقدر احادیث صحیحہ سے اُن کا مذہب مستحکم ہو رہا ہے اور
کتنے اہل عرفان کی مکاشفات اُنکی تائید مین موجود ہین جو حد تواتر کو پہنچ گئے ہین لیکن منکر اب بھی
مرغے کی ایک ہی ٹانگ کہے جاتے تو اُس کا علاج نہین اگر خدانخواستہ یہ دلائل قاہرہ مانعین
کی طرف ہوتے تو پہر اُنکا پہیلنا اور اوچہلنا اور کودنا دیکھتے باوجود اس کم مایگی کے زمین پر پیر نہین
رکہتے اور ایک عالم کو گمراہ اور بدعتی بتا رہے ہین معاذ اللہ من ذلک خدائے پاک انصاف دے
اب رہی آیۃ شریفہ انک لا تسمع الموتی اور وما انت بمسمع من فی القبور تحقیق تو نہین سناتا
مردون کو اور نہین تو سنانے والا اُن کو جو قبرون مین دفن ہین جو بڑا سرمایہ مانعین کا ہے جس کو
بڑے ناز اور فخر سے اوچہل اوچہل کے پڑہتے ہین اُس کا جواب باصواب سن لیجئے اور نیز عایشہ
صدیقہ رض کا انکار بھی سند مین پیش کرتے ہین کہ ایسی مجتہدہ انکار فرما رہی ہین اُسکی حقیقت بھی سنئے
کہ حضرت صدیقہ جسد کے متعلق فرماتی ہین نہ روح کے متعلق جیسا کہ ہم تطبیق بین القولین بیان
کر چکے ہین جس سے یہ خدشہ رفع ہوجاتا ہے کہ صدیقہ جمہور صحابہ کا کیون انکار فرماتی ہین پس آپ سماع
روحی کے قائل اور سماع جسدی کے منکر اور شیخ محدث تو یہ جواب دے رہے ہین شرح مشکوۃ
شریف مین لیکن علماء جواب دادہ اند از قول عایشہ واستدلال او بقران وقبول نکردہ اند
این قول را از عائشہ لیکن علماء نے جواب دیا ہے قول عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے اور استدلال
اُنکے سے ساتھہ قران شریف کے اور قبول نہین کیا ہے اس قول عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے

اور مواہب لدنیہ مین تو صدیقہ کا رجوع ثابت کیا ہے شیخ فرماتے ہین اور مواہب لدنیہ کہ در
مغازی محمد بن اسحاق باسناد جید و امام احمد بن حنبل نیز باسناد حسن از عائشہ مثل حدیث عمر
آوردہ پس گویا عائشہ رجوع کردہ از انکار بسبب آنچہ ثابت شد نزد وے از روایت این صحابہ
کبار زیرا کہ وے رضی اللہ عنہا حاضر نبود دران قضیہ اور مواہب لدنیہ مین کہ بیچ مغازی محمد
بن اسحاق کے ساتھہ اسناد جید کے اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہی ساتھہ
اسناد حسن کے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مثل حدیث عمر رض کے لائے ہین پس گویا عائشہ رض
نے رجوع کیا انکار سے بسبب اسکے کہ ثابت ہوا جو کچہہ نزدیک اُنکے روایت ان صحابہ کبار سے
کسواسطے کہ وہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حاضر نہ تہین بیچ اُس قضیہ کے دور شرح صحیح بخاری نیز مثل
این کلام مذکور شدہ - لیکن احقر کی تطبیق سے نہ رجوع کی حاجت نہ عدم قبول قول عائشہ خلاف
جمہور صحابہ کے کہنے کی حاجت اور پر ظاہر ہے کہ باوجود وفور علم اور کمال فہم وذکا کیونکر عدم سماع
ارواح کی قائل ہوجاوین گے اول تو یہ مذہب معتزلہ کا جیسا ہم ثابت کر آئے دوسری جمہور
صحابہ ومشائخ عظام جو اہل الکشف والمشاہدہ ہین اُسکی خلاف جس سے معاذ اللہ صدیقہ کا
اہل مکاشفہ ہونا ثابت ہوتا ہے تیسرے حضرت عائشہ کا خود ادراک ارواح کے متعلق روایات
کثیرہ ارشاد فرمانا دال ہے کہ انکار جسد کے متعلق ہے نہ روح کی ورنہ خود روایت فرماتے ہین
واللہ جب سے امیر المومنین عمر دفن ہوئے مین اُنکی شرم سے بے تمام کپڑے پہنے مزارات طیبہ
پر حاضر ہوئی جب حضرت عایشہ نے الصار مان لیا کہ جہان مواجہت بدون حجاب ہونی چاہئے
اتنے پردون سے دیکہنا مسلم کر کے شرم فرماتی ہین سماع تو پس پردہ بھی ہوسکتا ہے اُس کو
نہ مانینگی دوسرے اپنے بھائی عبد الرحمن کی قبر پر تشریف لاکر فرماتی ہین واللہ لوحضرتک ما
دفنت الاحیث مت ولو شہدتک مازرتک قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر مین حاضر ہوتی تو نہ دفن
کئے جاتے تم مگر جہان مری تہی اور اگر مین وہان موجود ہوتی نہ تمہاری زیارت کو آتی یہ حدیث شریف
صحاح مین موجود ہے اگر ام المومنین معاذ اللہ اوراک و سماع ارواح کی منکر ہوتین تو کیا اینٹون
پتھرون سے باتین کرتی تہین جو عاقل سے بعید ہے اور نیز ہمیشہ حالات رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مشاہدہ فرمایا اور حضرت عائشہ روایت کرتے ہین کہ میری ہر شب نوبت مین صلی اللہ علیہ وسلم

آخر شب مقبرہ بقیع پر تشریف لیجاتے اور فرماتے السلام علیکم دار قوم مومنین وآتاکم ما توعدون غداً مؤجلون وانا انشاء اللہ بکم لاحقون رواہ مسلم اے سلام اوپر تمہارے آئی تمپر وہ شے کہ جسکے تم وعدہ دیا جاتے تھے کل اور ہم بھی انشاء اللہ تعالیٰ تمسے ملنے والے ہین ایسا ہی نسائی اور ابن ماجہ وغیرہ مین ہے اور دیگر احادیث مین یہ بھی وارد ہے کیف اقول لہم یارسول اللہ قال قولی السلام علیکم اہل الدیار من المومنین المسلمین ویرحم اللہ المستقدمین منا والمتاخرین و انا انشاء اللہ بکم للاحقون عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہین اے رسول اللہ کی کیا کہون مین جب مردون پر گذرون فرمایا کہہ تو سلام اوپر تمہارے اے گہر والو مومنین مسلمین سے رحم کرے اللہ تعالیٰ آگے چلنے والون پر اور پیچھے رہنے والون پر اور ہم بھی انشاء اللہ تعالیٰ تمسے ملنے والے ہین کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پتھرون سے سلام علیک کرنے کو فرماتے تھے اور عائشہ صدیقہ خود ناقل پس انکار عائشہ سماع جسم خاکی ہے نہ روحی دیکھو امام محمد آثار مین فرماتے ہین کہ صدیقہ نے ایک عورت کی میت کو دیکھا اُس کے سر مین زور سے کنگہی کیجاتی تھی فرمایا علام تنصون میتکم کس جرم پر اپنے مردے کی پیشانی کے بال کہینچتے ہو بہر حال حضرت صدیقہ رض ادراک ارواح کی قائل ہین اور اگر نہ مانوگے تو کسقدر اعتراض وارد ہونگے اب رہا قصہ آیات کریمہ کا وہ بھی ملاحظہ ہو اول تو یہان نفی اسماع ہے نہ نفی سماع پھر مانعین کو کیا سود جو محل نزاع ہی نہین یہ آیۃ اس قبیل سے ہے انک لاتہدی من احببت ولکن اللہ یہدی من یشاء تحقیق تو نہین ہدایت کرتا جسکو چاہے تو اور لیکن اللہ تعالیٰ ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اور دوسری آیۃ فلم تقتلوہم ولکن اللہ قتلہم وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی پس نہین قتل کیا تمنے انکو لیکن اللہ نے اُن کو قتل کیا اور نہین پہینکا تو نے جبکہ پہینکا تو نے اور لیکن اللہ تعالیٰ نے پہینکا یہان پر بھی ارشاد فرمایا ان اللہ یسمع من یشاء وما انت بمسمع من فی القبور یعنے یہ اُسکی قدرت ہے جو مردون کو سنواتا ہے اور وہ سن لیتے ہین یہان سے سماعت ثابت ہوئی یا عدم سماعت یہ ترجمہ بطور نتیجہ کے ہے علماء سمجھین گے نہ جاہل بے علم وہ کہی گا غلط ہے کہ اُسکی قلب پر قفل ہے اور اگر مان لو کہ نفی سماع ہی تو سماع مطلق کی نفی نہین بلکہ سماع قبول کے نفی ہے بمعنی عدم الانتفاع جسکے معنی یہ ہین کہ کفار وعظ ونصیحت نہین سنتے یعنی قبول نہین کرتے

اُس سے نفع نہین اوٹھاتے نہ یہ معنی کہ مطلق سنتے ہی نہین باپ اپنے بیٹے نافرمان کو کہتا ہے وہ میری نہین سنتا اگر ہزار بار بھی کہون تو کیا کوئی عاقل یہ سمجھ لیگا وہ سنتا ہی نہین محاورات مین یہی معنی ہونگے کہ سنتا ہے مگر نفع نہین حاصل کرتا ایسا ہی مردون کو نصیحت کرنے کا کوئی فائدہ نہین کہ وہ اب نفع نہین اٹھا سکتے اونکے اعمال ختم ہوگئے نہ یہ کہ وہ سنتے ہی نہین پتھر بن گئے ایسا ہی کفار سنتے ہین پتھر نہین ہوگئے مگر مثل مردون کے نفع نہین حاصل کرتے تو تشبیہ عدم انتفاع مین ہوئے نہ عدم سماع مطلق مین اللہ پاک سمجھ دے اب سند لیجئے ملا علی قاری حنفی لکھتے ہین النفی منتصب علی نفی النفع لا علی مطلق السمع نفی قائم ہے اوپر نفی نفع کے یعنی اُن کو نفع نہین ہوتا نہ یہ کہ سنتے ہی نہین صاحب تفسیر مدارک حنفی لکھتے ہین شبہ الکفار بالموتے حیث لا ینتفعون بمسموعہم تشبیہ دی کفار کو ساتھ مردون کے اسطرح کہ نہین نفع اوٹھاتے کلام سے حلبی لکھتے ہین السماع المنفی فی الآیہ بمعنی السماع النافع وقد اشار الی ذلک الحافظ الجلال السیوطی بقولہ ؎

سماع موتی کلام الخلق حق * قد جاءت بہ عندنا الآثار فی الکتب * وآیۃ النفی معناہا سماع ہدی * لا یقبلون ولا یصغون للادب *

جس سماعت کی نفی کی گئی ہے قرآن شریف مین وہ سماعت نافع کی ہے نہ مطلق سماعت کی اور تحقیق اشارہ کیا ہے اسکی طرف حافظ جلال الدین سیوطی نے ساتھ قول اپنے کے کہ سننا مردون کا کلام مخلوق کو حق ہے کہ کتابون مین اسکی روایتین موجود ہین اور آیۃ نفی سے سننا قبول کا مراد ہے روح البیان مین ہے وانما شبہوا بالموتی لعدم انتفاعہم بما یتلی علیہم من الایات۔ اور تشبیہ دی ہے کفار کو ساتھ موتی کے درباب عدم نفع کہ جیسا مردون کو نفع نہین ہوتا ایسا ہی کفار کو نہین ہوتا دوسرے مقام پر فرماتے ہین ان تسمع ای ما تسمع سماعا نافعا الا من یومن بآیاتنا اے نہین سنتے سننا نفع دینے والا نہ کہ مطلق نہین سنتے بیضاوی شریف مین ہے وانما شبہوا بالموتی لعدم انتفاعہم باستماع ما یتلی علیہم سوائے اسکے نہین کہ تشبیہ دی کفار کو ساتھ مردون کے کہ اُن کو سنانے کا نفع نہین نہ کہ سنتے نہین اگرچہ احقر کے نزدیک کثیر سندین موجود ہین مگر اہل انصاف کو اسقدر ہی کافی ہین کیا اب بھی یہی کہوگے مطلق نہین سنتے اور ہٹ دھرمی سے کہہ ہی دوگے تو اہل حق سے جواب بھی پالوگے اگر اصل سماع منفی ہوگا تو موجب ہماری تطبیق کے جسد خاکی کے واسطے ہوگا اسکی ہم مدعی نہین روح سنے ہی گی شفاء السقام

مین علامہ سبکی فرماتے ہین لاندعی ان الموصوف بالموت موصوف بالسماع انما السماع بعد الموت
لحی وہوالروح ہنہین دعوی کرتے ہم کہ جو موصوف بالموت ہے یعنی جسم وہ موصوف بالسماع
ہے بلکہ سننا بعد مرنے جسم کے زندہ کو ہے اور وہ روح ہے بہرحال سننا ثابت جس کا ثبوت
اظہر من الشمس ہوچکا منصف کے واسطے تو گنجایش ہی نہین مگر ڈھیٹ کا علاج نہین اب
ذرا غور کرکے شیخ محدث حنفی کی بھی سن لو زید بیچد نام کا حنفی جسنے حنفیت کو بالاے طاق رکھکر
جملہ علماء مکاشفین اور کافہ محدثین اور فقہاء کاملین بلکہ اپنے امام تک کو بجواب بیہودہ تو کیا سمجھے
اور سُنے گا کہ عدم سماع مطلق کا قائل اپنے واسطے بھی عدم انتفاع کے مقام اپنا پتھرہی ہونا مانے گا
ورنہ اپنی مسلک کے خلاف ہوگا مگر ہم کو کیا انشاء اللہ تعالی اہل انصاف تو مان ہی لین گے اور
سنین گے شیخ فرماتے ہین اشعۃ اللمعات مین و مراد بایآیت قرآنی آن است کہ تو نمی شنوانی بلکہ
خدائے تعالی میشنواند و نیز مراد موتی و من فی القبور کافران اند و مراد سماع عدم اجابت است حق را
بدلیل آنکہ این آیۃ نازل شدہ در دعوت کفار بایمان و عدم اجابت ایشان مرحق را و نیز گفتہ اند
کہ مراد بموتی موتی القلوب اند و بقبور اجساد ایشان کہ در وے آن دلہاے مردہ افتادہ است
اور مراد آیت قرانی سے یہ ہے کہ تو نہین سنواتا بلکہ خدائے تعالی سنواتا ہے اور بھی مراد ساتھہ موتی
اور ساتھہ من فی القبور کے کافر ہین اور مراد سننی سے نہ قبول کرنا ہے حق کا اس دلیل سے کہ یہ آیت نازل
ہوئی ہے بیچ دعوت کفار کے ساتھہ ایمان کے اور نہ قبول کرنا انکا حق کو اور بھی کہا ہے کہ مراد موتی
سے موتی قلوب ہین اور قبور سے جسم اونکی کہ جسمین اونکی دل مردہ پڑے ہین اور یہ ظاہر ہے کہ آیت
شریفہ کا منطوق اگر مطلق عدم سماع موتی ہوتا تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز موکد بقسم کرکے
نفرماتے والذی نفس محمد بیدہ ما انتم باسمع لما اقول منہم قسم ہے اُس ذات پاک کی کہ نفس محمد صلی اللہ
تعالی علیہ والہ وسلم کا جسکے دست قدرت مین ہے تم نہین زیادہ سنی والی اُسکو جو مین اُنسے کہتا ہون
کیا خلاف قرآن شریف فرماتے معاذ اللہ من ذلک یہ آیات تو مکیہ ہین اور سرور عالم صلی اللہ علیہ و
سلم یکا فرمانا بعد ہجرت ہے مگر یہ مانعین ہی خوب سمجھے انا للہ وانا الیہ راجعون رہا ایک عذر اعذار
بارد مانعین سے اوسکا جواب بھی سن لینا چاہئے وہ یہ ہے کہ کہتے ہین ہم تو عوام کے واسطہ
سدباب کرتے ہین کہ کہین غیر اللہ کو نہ پکارنے لگین قبرون کو سجدہ نکرنے لگین سو جواب اوسکا یہ ہے

کہ مسئلہ سماع تو مسلم کرلیا اور دلمین تو قائل ہوگئے مگر زبان سے نہین کہتے اور ایک وجہ تراش کر
چشم پوشی حق سے کرلی حق کو چھپادیا ہزارہا اولیاء اللہ کو بدعتی بنادیا صدہا احادیث کو چھوڑ کر
مذہب اعتزال اختیار کرلیا جمہور صحابہ کی خلاف کیا مگر بزعم باطل عوام کو بچایا اور سر پر دبال
لیا امام حسین علیہ السلام کو شہید کرکے کہی کے خون کا استفسار کہ جائز یا ناجائز برین عقل وہمت بباید
گریست * افسوس زید کے حال پر کہ قاعدہ فقیہہ مسلمہ بھی پیش نظر نہین القربات لاتترک
بالمنکرات یعنی جن چیزون سے قربت مولیٰ کی حاصل ہوتی ہے منکرات سے اُن کو نہین چھوڑتے
علامہ شامی لکھتے ہین قال ابن حجر فی فتاویہ ولاتترک لما یحصل عندہا من منکرات ومفاسد
کاختلاط الرجال بالنساء وغیر ذلک لان القربات لاتترک لمثل ذلک بل علی الانسان فعلہا
وانکار البدع بل وازالتہا ان امکن قلت ویؤیدہ مامر من عدم ترک اتباع الجنازۃ وان کان
معہا نساء ونائحات تامل - کہا ابن حجر مکی نے اپنی فتاوی مین قربات کو نہین چھوڑتے ہین
بری باتون سے جیسے مرد اور عورتون کا ملجانا ارکان حج مین کسواسطہ کہ امور خیر کو نہین چھوڑا
جاتا بری باتون کے سبب سے بلکہ انسان پر لازم ہے کہ اچھا کام کرے جائے اور برائی کا انکار کرے
بقدر طاقت اُس کو زائل کرے کہتا ہون مین کہ اسکی تائید کرتی ہی یہ بات کہ جنازہ کے ساتھہ جانا
ترک نکرے اگر اُسکے ساتھہ عورتین نوحہ کرنے والیان ہون - مانعین اگر پورا انتظام چاہین بزعم
باطل خود تو اوّل تو زیارت قبور ہی کو حرام ٹھیرائین کہ خوب سد باب ہوگا اور پھر توہین اولیاء اللہ
بھی خوب شدومد سے کرین اور اُنکی کمالات کو چھپائین نہ کسی کی قلب مین اُنکی عظمت ہوگی نہ تبرک
کوئی پہنچے گا یہ آدہا انتظام کیسا یہ نجانا کہ یہ حصہ شارع علیہ السلام کا ہے جس چیز کی چاہین ممانعت
کردین جسکو چاہین جائز فرمادین کسی کو لب کشائی کی گنجایش نہین کیا اول امر مین زیارت قبور سے
ممانعت نہین کردی گئی تھی مگر ابتو کوئی کرکے دیکھے کتنی سر پر پڑتی ہین اسوقت ہر شے کو
اپنی حد پر رکھا جاوے گا اور جو امور خلاف شرع شریف ہین اُن بدعات اور منکرات کا متفق ہوکر
رد کیا جاوے دیکھین کیونکر اثر نہین ہوتا اور اگر تم امور حقہ ثابتہ کا بھی انکار کرنے لگوگے کہ جس
سے اولیاء عظام کی توہین اور کسر شان ہوگی کوئی بھی تسلیم نکرے گا اور نہ کچھ سد باب ہوگا اور
وہ جہلا کہ جنکے اندر شرک اور بدعت کا مادہ پکا ہوا ہے نہ وہ اب مانتے ہین نہ جب مانین گے

ہان امید اصلاح اگر ہو گی تو حق گوئی سے ہو گی پہر نہ کوئی عالم آپ کا مخالف رہے نہ جمہور سے جدائی ہو نہ سلف صالحین سے مخالفت اور سب ملکر مادہ بدعت اور بیخ شرک نکال پہینکین مانغین تو اس تبراہی کو حق گوئی سمجھے ہوئے ہین یہانتک اگر کوئی عالم سمجھدار حقیقت کا جاننے والا مسئلہ حقہ مسلمہ جمہور بیان کردے مثلاً سماع موتی ہی سہی تو جسقدر جہالتین عوام کی ہین وہ سب اوس پر ڈہال دین اور ٹوکرے بہر بہر کے شرک اور کفر کے اوسکی سر پر ڈال دین نہ خدا سے ڈرین نہ رسول سے شرمائین عوام کیواسطہ تو اتنا غیظ وغضب مگر اولیاء اللہ کے کبہی حمایت نہ کی اون کے واسطہ کبہی غصہ نہ آیا اور مسلک خیر الامور اوسطہا کو چہوڑ دیا اب زید ہماری اس تطبیق کو اگر نہ مانے تو جملہ اولیاء اللہ اور کثیر فقہاء حنفیہ کا جواب دے اور کسی کتاب معتبر سے ثبوت دے کہ مذہب امام اعظم کا عدم سماع روح ہے ایک کتاب کا ہی حوالہ دین اور ہم تو ہزارون سے بہوٹون کا نام لکہے دیتے ہین زید دیکہہ لے اور پڑتال لے اور منصف ہو تو اپنے عقیدہ سے باز آئے وما علی الرسول الا البلاغ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین و الصلوۃ والسلام علی حبیبہ وسید رسلہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔

اسماء گرامی علماء مجوزین سماع

جمہور الصحابہ | کثیر من التابعین | وکثیر من تبع التابعین

سید احمد طحطاوی حنفی۔ شیخ جمال مکی حنفی۔ بحر العلوم مولانا عبد العلی حنفی۔ شیخ الاسلام دہلوی حنفی۔ شیخ نظام الدین جامع عالمگیری۔ مولانا عبد الحق محدث دہلوی حنفی۔ مولانا جامی حنفی۔ علامہ ابو السعود محمد حنفی۔ عارف باللہ عبد الغنی نابلسی حنفی (صاحب حدیقہ ندیہ)۔ علامہ خیر الدین رملی حنفی (صاحب فتاوی خیریہ)۔ محمد بن علی دمشقی حنفی (شارح تنویر)

حسن بن عمار مصری شرنبلالی حنفی (صاحب نور الایضاح ومراقی الفلاح)۔ محمد بن احمد حموی حنفی (اُستاد شرنبلالی)۔ ملا علی قاری مکی حنفی (صاحب مرقات)۔

ابراہیم بن محمد حلبی حنفی صاحب غنیہ۔ ابوبکر بن محمد حدادی حنفی صاحب جوہر نیرہ محمد بن محمد حنفی صاحب کافی۔ امیر الحاج حنفی صاحب حلیہ۔ امام صدر کبیر حسام الدین صاحب فتا

کبیر حنفی - امام شہاب الدین بزازی حنفی - محمد بن یوسف کرمانی حنفی - علامہ تفتازانی -
صاحب عباب حنفی - محمود بن محمد بخاری حنفی - یوسف بن عمر صوفی حنفی صاحب مضمرات -
امام شہاب الدین تورپشتی حنفی - شمس الائمہ حلوانی حنفی - برہان الدین فرغانی حنفی -
قاضی خان حسن بن منصور حنفی اوزجندی - ابو القاسم صفار حنفی - عارف باللہ حکیم ترمذی -
ابن عبد البر مالکی - قاضی عیاض مالکی - امام غزالی - محب الدین طبری - علاؤ الدولہ سمنانی -
امام نووی شافعی - امام فخر الدین رازی - عز الدین بن عبد السلام شافعی - قاضی ناصر الدین بیضاوی
امام یافعی شافعی - ابن حجر عسقلانی شافعی - امام سبکی شافعی صاحب شفاء السقام -
امام سخاوی شافعی - امام سیوطی شافعی - امام قسطلانی شافعی صاحب مواہب - شہاب الدین
رملی شافعی - ابن حجر مکی شافعی - امام محمد عبدری مکی مالکی - علامہ سمہودی شافعی - علامہ نور الدین حلبی
شافعی - عبد الوہاب شعرانی شافعی - علامہ زرقانی مالکی - عبد الرؤف مناوی شافعی - شاہ ولی اللہ رح
حنفی - شاہ عبد الرحیم صاحب حنفی - شاہ عبد العزیز صاحب - مرزا جان جاناں رح - قاضی ثناء اللہ رح
مولانا شاہ عبد القادر صاحب - مولوی اسحاق صاحب - نواب قطب الدین خانصاحب -
مولوی اسماعیل صاحب - مولوی خرم علی صاحب - یہ بہت ہی مختصر فہرست مجوزین کی اسمائے
گرامی کے پیش کیگئی ہے - ع درخانہ اگر کس است یکحرف بس است - اگر بنظر انصاف زید دیکھے
گا بہتر ورنہ - ہمین میدان ہمین چوگان ہمین گوی + ہم بھی دلائل ساطعہ باقیہ کثیرہ پیش کرینگے مع مفصل
فہرست کے مولوی رشید احمد صاحب کا فتوی مہری جو احقر کے پاس موجود ہے وہ نقل کرتا ہوں -

سوال - اموات کی روحین کہان رہتی ہین - الجواب ارواح اموات قبور مین رہتی ہین | رشید احمد |
اور خطہ مین اتنا اور زیادہ ہے اور حدیث شریف مین تصریح ہے کہ قبر یا تو جنت کا باغ ہے یا دوزخ کا
گڑہا ہے فقط اب مانعین اگر ہماری تطبیق مان لین گے تو کسی قسم کا اعتراض وارد نہوگا اور اگر
وہ تسلیم کرین تو ان اکابر دین اور فقہاء کاملین کی شان مین کیا کہین گے ہم بھی اُس جواب کے مشتاق
ہین بعد مین جو ہمسے خدمت گذاری ہوگی ہم بھی موجود ہین اگر کوئی قول عدم سماع کے متعلق
تحریر کرین گے وہ جسد پر محمول ہو گا فقط - حررہ واجابہ محمد کرامت اللہ عفا عنہ مولاہ -
تحریر مولانا مولوی عبد الحی لکھنوی مرحوم کی بھی ملاحظہ ہو کہ جن کا تبحر علمی شہرۂ آفاق ہے آخیر کے چند سطور کا ترجمہ

واسطے فہم عوام کے لکھدیتا ہون بقیہ عبارت علماء سمجھ لین گے۔ مولانا مرحوم کی تحریر کا خلاصہ یہ ہے منکر سماع
مردون کا قول مردود ہی کسواسطے کہ اخبار و آثار ساتھ سماع میت کے وارد ہین اور کثیر دلائل اسکی شاہد ہین
پھر آیۃ انک لا تسمع الموتی کا جواب دیکر کثیر احادیث نقل کر کے فرماتے ہین دیکھو ان مردون کو (یعنی
منکرین سماع اموات کو) کیسا انکار کر بیٹھے مردون کے سننے اور بولنے اور علم کا اور اُن کو تھجان لیا
باوجودیکہ اس کا ثبوت تواتر معنوی سے ہے۔ اور جسکو شبہ ہو اس مسئلہ مین وہ دیکھے کتب ائمہ کو اور جسکی
آنکھہ نہ کھلی ہوئی ہو اور پردہ کدورت کا اُسکے دل پر سے نہ اوٹھا ہو وہ رو دے اپنے نفس پر یہانتک کہ داخل
ہو اپنی قبر مین پھر سنے مرکر خطاب ندونکے اسوقت اُس منکر کو ظاہر ہوگا جو اُسکے گمان مین نہ تھا زندگی
مین پھر قبر مین جاکر اُس کو یقین ہوگا سُننے مردے کا پھر حسرت کرے گا افسوس مین نے کیسا اعتقاد اور
یقین چھوڑ رکھا تھا خدائے پاک ہم کو اور تمام مخلوق کو بچاوے ایسی حسرت سے بعد مرنیکے یہ عبارت
تذکرۃ الراشد مین ہے مولانا کس زور شور سے تردید فرما رہے ہین منکرین سماع کے کہ دیکھنے سے تعلق
رکھتی ہے بندہ بطور التقاط کے عبارت اُنکی لکھتا ہے تاکہ فتوی طویل نہو جاوے فرماتے ہین وہذا (یعنی
نفی سماع موتی) وان قالت بہ ثلۃ من الاولین وثلۃ من الاخرین لکنہ مردود عند الناقدین
ومطرود عند الماہرین وقد وردت الاخبار والآثار بسماع کل میت ولو کان من الکفار والفجار
فقولہ بالموتی الذین لا حس لہم ولا عقل سفسطۃ وقولہ ظاہرہ نفی سماع الموتی مغلطۃ
وقولہ لا یخص منہ الا ما ورد بدلیل منحصر فتفان الدلائل تدل علی ثبوت السماع والادراک فی کل میت پھر آیات
انک لا تسمع وغیرہا لکھکر فرماتے ہین فتعلق منکروا السماع بہذہ الآیات فانکروا السماع واثبتوا
علیہ بطریقتین مموہتین الاولی ان المراد بالموتی وبمن فی القبور الاموات حقیقۃ وقد
نفی عنہم السماع راسا وہو مردود بوجوہ الاول انا لا نسلم ان المراد بہا ہو المیت الحقیقی والعرفی
بل المراد بہ ہو الکافر المتصف بالموت القلبی کما فی قولہ تعالی ومن کان میتا فاحییناہ الخ وصم بکم عمی فہم لا
یرجعون واولئک کالانعام بل ہم اضل فاطلق علیہم ما یطلق علی فاقد المشاعر والادراکات علی سبیل التشبیہ
والاستعارات فہل یصح لاحد ان یقول ان المراد بالصم والعمی والبکم وغیرہا معناہ الحقیقی والعرفی
کلا واللہ لا یقول بہ الا من یکون عمہا واعمی ومن کان فی ہذہ اعمی فہو فی الاخرۃ اعمی ولا یتفوہ
بہ الا من یکون جاہلا عن المحاورات العربیۃ وعاریا عن فہم الاستعارات الادبیۃ الوجہ الثانی انا

سلمنا ان المراد بالمیت ومن فی القبور هو معناه العرفی لکن لا اثر فی تلک الآیات لنفی السماع البشری انما نفی فیہا اسماع النبوی فانہ خوطب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیہا بانک لا تسمع ای لا تقدر علی اسماعہم ولا یلزم فیہا نفی سماعہم باسماع غیرہ ونظیرہ قولہ تعالی وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی وانک لا تہدی من احببت اسکے بعد بہت کچھ تحقیقات فرماکر اور کثیر احادیث متعلق سماع موتی لکھکر فرماتے ہیں وفی الباب حکایات کثیرۃ وروایات غفیرۃ توافق ما سطرناہا ولولا خوف التطویل الممل والتفصیل المخل لاشبعنا الکلام بذکرہا مع ان الحی العاقل یکفیہ ما ذکرنا وصاحب الغی لا ینفعہ شئ وان زدنا فانظر الی ہذہ الاموات کیف انکروا سماع الاموات وحسہم ونطقہم وشعورہم وادراکہم وشبہوہم بالجمادات الخالیۃ عن مطلق الادراکات مع ثبوت ذلک بما یبلغ مجموعہ الی حد التواتر المعنوی پھر فرماتے ہیں ومن اراد ازاحۃ شبہاتہ الرکیکۃ فلیرجع الی کتب الائمۃ الشریفۃ ککتاب الروح والصارم المنکی وشفاء السقام وارتیاح الاکباد وشرح الصدور وتذکرۃ القرطبی وشروح صحیح البخاری کفتح الباری وعمدۃ القاری والکواکب الدراری وشرح صحیح مسلم للنووی الی غیر ذلک من کتب المحدثین وزبر المتقدمین والمحدثین من المتکلمین والمفسرین ومن لم ینفتح بصرہ ولم یرتفع کدرہ فلیبک علی نفسہ الی ان یدخل فی رمسہ فیسمع فیہ خطابات احیاء ویبدو لہ ما لم یکن یحتسب حین کونہ من الاحیاء ویحصل لہ علم الیقین بسماع المیت الدفین فیتحسر علی ما فات منہ من الاعتقاد الیقین عصمنا اللہ وجمیع خلقہ من مثل ہذہ الحسرۃ بعد موتہ وحفظنا اللہ وجمیع عبادہ من مثل ہذہ اللوۃ بعد مماتہ انتہی

(**تنبیہ نبیہ**) اب زید آنکھ کہولے اگر منطوق آیۃ شریفہ عدم سماع ہوتا تو یہ علماء فحول اسقدر جوش سے خلاف قرآن عظیم لکہہ سکتے تھے یا کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ معنے آیۃ کے کوئی ان علماء راسخین اور اولیاء کاملین میں سے نہ سمجھا زید ہی سمجھا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور احقر نے تو بہت ہی کم حوالہ دئے ہیں کہ فتویٰ دراز نہو جاوے انشاء اللہ تعالی اگر کوئی صاحب قلم اوٹھادینگے تو پھر عبارات کا برسنا دیکھینگے اب ہمیں زید امام صاحب کا کسی کتاب سے یہ مذہب ثابت کرے کہ روح میت ہرگز نہیں سنتی تو ہم جانیں کہ زید مرد ہے اور جو عدم سماع کے قائل ہیں وہ جدید کے قائل ہیں جو ہم کو مضر نہیں فافہم وتب من العقیدۃ الفاسدۃ لا آیندہ انشاء اللہ تعالی سے ہمیں میدان ہیں چوگان ہیں گوی ہے

تمت بالخیر

محمد حبیب احمد عفا عنہ
مدرس مدرسہ فتحپوری (مہر)

محمد حبیب المرسلین عفا عنہ
مدرس اول مدرسہ حسین بخش مرحوم

میرے نزدیک رسالہ کی تحقیق بالکل صحیح ہے اور قواعد اسلام کے مطابق۔ المنقاد لامر الباری۔ عبد اللہ الانصاری (مہر)

اس رسالہ سے اموات کا ادراک اور سماع کا ثبوت روز روشن کی طرح ظاہر ہوتا ہے۔ انا العبد العاجز مشتاق احمد حنفی عفا عنہ

الجواب صحیح محمد مراد عفا عنہ مدرس مدرسہ مظفر نگر۔
محمد دیدار علی حنفی عفا عنہ۔

صاحب تفسیر حقانی

مصنف نے نہایت عمدہ دلائل سے سماع موتی ثابت کر دیا اور جمہور کا مذہب یہی ہے اور حق یہی ہے۔

العبد
ابو محمد عبد الحق

الجواب صحیح
فقیر عبد الرحیم عفا عنہ
مدرس مدرسہ بارہ

الجواب صحیح
محمد عبد القادر امام و
مدرس عفا عنہ

نحمدہ و نصلی

اس مسئلہ سماع موتی میں مجیب لبیب نے جو دلائل لکھے ہیں وہ ناظرین باستبصار کو کافی ہیں جناب بے لانا بحر العلوم نے رسائل الارکان میں بھی خوب تصریح فرمادی ہے اس پر بھی سماع موتی سے انکار کرنا باوجود دلائل قویہ شرعیہ کے خالی از تعصب نہیں اسکو لازم ہے کہ اپنی ضد سے باز آئے۔

حررہ محمد عبد الغنی مدرس مدرسہ فتح پوری۔

حق حق حق

من جانب فیصلہ صواب واقعی یہ رسالہ نہایت مستند اور معتبر کتب حنفیہ سے لکھا گیا ہے اور سماع موتی بدلائل شرعیہ براہین قاطعہ ثابت کیا گیا ہے اب انکار کرنا ہٹ دھرمی اور نا انصافی ہے اور مذہب حنفیت کو دھبہ لگانا ہے ابو سراج نظام الدین احمد عفا اللہ عنہ حنفی المذہب چشتی المشرب۔

مسئلہ سماع الموتی مختلفۃ بین العلماء والحنفیۃ العظام و ما احسن ما قال المصنف العلام ان الاختلاف المنقول من العلماء الکرام محمول علی سماع ارواح الاموات و عدم سماع الاجسام واللہ اعلم و علمہ اتم طالب الخیر محمد عبد السبحان عفا عنہ۔ سابق مدرس اول مدرسہ فتح پوری دہلی

قد رأیت ہذہ الرسالۃ فوجدتہا مملوۃ من التحقیقات المرضیہ و مشحونۃ من الاستدلالات القویہ فسماع الموتی حق لا یرتاب فیہ و قائلہ محق لا یعاب علیہ حررہ محمد ناظر حسن الدیوبندی خادم الحدیث مفتی نہامہ نے اپنی ذکاوت خداداد سے ایک ایسے مسئلہ کو کہ جسمیں عرصہ سے اختلاف اور قیل و قال ہوتا چلا آیا ہے ایک نفیس طریق پر فیصلہ فرما دیا ہے فجزاہ اللہ خیر الجزاء الیلیق بہ وانا العبد المذنب الخاطی محمد صدیق گنگوہی عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ فتح پوری

قد صح الجواب بلا شک و ارتیاب احقر العباد نے اس رسالہ مجیبہ عجالہ نافعہ کا من اولہا الی آخرہا مطالعہ کیا بیشک مؤلف دامت برکاتہم نے اپنی بڑی اعلی درجہ کی تحقیق انیق سے دلائل واضحہ و براہین قاطعہ سے سماع الاموات کا ایسا ثبوت دیا ہے کہ مانند شمس نصف النہار کے واضح اور روشن ہو گیا اللہ تعالی مولائے موصوف و ممدوح کو جزائے خیر مرحمت فرمائے کہ امت مرحومہ کی ہدایت کا سامان مہیا فرمایا آمین یا رب العالمین بحرمتہ طہ و یٰسین کتبہ العبد المذنب ابو الابرار محمد اسرار الحق حنفی صدیقی چشتی نظامی رہتکی ثم الٹونکی۔

احقر الناس کو یہ رسالہ ایسا مرغوب الطبع ہوا کہ جسکی حد نہیں جزاہم اللہ خیر الجزا فی الواقع سماع موتی احادیث و اقوال فقہاء سے ثابت ہے منکر اس کا حق پر نہیں۔ کتبہ عبدہ المسکین غلام محی الدین عفا عنہ شاہجہانپوری

والمصنف اعد دلم یخلط المبحث انکشف علیہ الحق صریحا و رای السماع المطلق حلو فی ثابتا صحیحا و اما الکیفیۃ فلا یعلمہا الا اللہ و من شاء والتشریح الرضی والتنقیح المرضی فلیرجع الی الفیضان المحمد الشیخ الوحید والقطب الفرید مولانا الشیخ محمد المحدث التہانوی من ارشد تلامذۃ شیخ الآفاق مولانا محمد اسحاق المحدث الدہلوی و انا العبد المسکین محمد نظام الدین ناظم المدرسۃ المحمدیہ

الواقعۃ فی موضع مشہور من مضافات مظفرنگر۔
پوری عبارت مولوی مشتاق احمد صاحب سلمہ یہ ہے
امابعد خاکسار عصیان شعار راجی رحمۃ ربہ القوی مشتاق احمد حنفی چشتی عرض کرتا ہے کہ مولانا محمد کرامت اللہ خان صاحب دہلوی نے جواب استفتا ہذا میں احادیث صحیحہ اور آثار قویہ اور اقوال صلحا و فقہا حنفیہ و شافعیہ اسقدر نقل کئے ہیں کہ جن سے اموات کی ادراک و سماع کا پایا جانا روز روشن کی طرح ثابت ہے اور جو بعض علما حنفیہ سے اسکی خلاف منقول ہے اسکی وجہ موجہ بتلادی کہ یہ انکار بعض سے صرف اجساد کے متعلق ہے جن کو ارواح سے تعلق نہو جزاہم اللہ عنا خیر الجزا وانا العبد العاجز العاصی مشتاق احمد حنفی عفا اللہ عنہ
میں نے اس رسالہ کو بغور دیکھا اس سے ادراک و سماع اموات کا ثبوت بدلائل محققہ کاملہ مطابق قواعد اسلام کے اظہر من الشمس و ابین من الامس پایا انا العبد العاجز محمد افتخار الحق حنفی صدیقی رتہکی ثم لکھیم پوری

ہوالغفور الرحیم

یہ رسالہ عجیبہ بلکہ در یتیمہ من اولہ الی آخرہ مطالعہ فقیر حقیر سے گذرا اور بے ساختہ زبان سے نکلا قل جاء الحق و زہق الباطل ان الباطل کان زہوقا سبحان اللہ حضرت مولانا حاجی حافظ شاہ محمد کرامت اللہ صاحب دامت برکاتہم نے کیسے کیسے روایات بینات و دلائل محکمات سے کیا مدلل جواب تحریر فرمایا ہے کہ امر حق اور مذہب جمہور اچھی طرح سے ظاہر ہوگیا جزاہ اللہ عنی خیر الجزا و منی الا الدعا بان حسبین فراہی للہیت ہوگی وہ تو دیکھتے ہی سر تسلیم خم کریگا اور جو انانیت اور ضدیت رکھتا ہوگا وہ اور بھی زیادہ کج فہمی کرے گا ؎ سیاہ گلیم کبھی اجلا نہووے + اگرچہ لاکہہ من صابن سے دہووے +
مولانا ممدوح کی اس رائے کی تائید حضرت مولانا شیخ محمد صاحب محدث تہانوی نے بھی کی ہے دیکھو فیضان محمدی میں جاننا چاہئے کہ ادراک و شعور انسانی بعد ممات بھی بقدر مشترک بنص صریح حدیث شریف متفق علیہ یعنی صحیحین بخاری و مسلم ثابت الاصل ہے باتفاق علماء سنت و جماعت کما فی المشکوۃ فی باب اثبات عذاب القبر یسمع قرع نعالہم اگرچہ کیفیت زائدہ میں اختلاف ہو وہ امر دیگر ہے اور وہ انکار سماع خلاف جمہور ہے نمقہ العبد الضعیف فقیر ابوامین محمد امان الرحمان الکوی کان اللہ لہ رائیتہ فوجدتہ صحیحا فقیر مروج الشریعۃ ابو احمد کان اللہ لہ

دلمن لہ رؤفی

عبارت پوری مولانا پیرجی عبداللہ صاحب سلمہ داماد مولانا محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ یہ ہے
الحمد للہ الحی الذی رزقنا الحیوۃ حالۃ الممات و امات قلوب بعض الاحیاء بالغفلات والصلوۃ علی سیدنا محمد ہو معدن الحیات وشفیع العصاۃ وعلی آلہ واصحابہ الذین ہم نجوم الہدایۃ دائمۃ الہدایات بعد حمد و صلوۃ کے عبد اللہ الانصاری عرض کرتا ہے کہ میں نے سماع موتی کے رسالہ کی تحقیق دیکھی میری نزدیک بالکل صحیح ہے اور قواعد اسلام کے سراسر مطابق ہے۔

المنقاد لامر الباری
عبد اللہ الانصاری

الجواب صحیح
محمد مراد عفا اللہ عنہ مدرس
مدرسہ مظفرنگر

مہر

حامدا و مصلیا

زید کا قول علاوہ خلاف جمہور و عقیدہ ماثورہ کی خلاف عقل بھی ہے کیونکہ علم سماع موتی و عدم کلام و عدم احساس و عدم اکل و شرب صرف اشارہ تشبیہ صورت انتقالیہ فقدان قوت ظاہریہ کی طرف ہے اور بیشک موتی بصورت ظاہر حیات سے معرا و رفتار و گفتار سے مبرا ہوتا ہے الا عالم برزخ کا سماع و کلام و احساس و اکل و شرب یہ سب بالضرور رکہتا ہے جو عالم دنیا کے سماع وغیرہ سے بدرجہا اتم و اکمل ہے ورنہ لازم آئیگا کہ مردہ کو عذاب و ثواب بہشت و دوزخ کا دیکھنا یہ سب لغو ہو جاوے اور اسکا قائل سوائے زندیق کے اور کوئی نہیں ہو سکتا اور آیت میں انک لا تسمع الموتی الخ اشارہ طرف سماع موتی کے ہے کیونکہ سوائے خداوند کریم کے دوسرے میں قدرت اسماع موتی کی نہیں ہے یہی قول تمام اہل حق و نیز امام ہمام فقہاء کرام کا بھی ہے ماذا بعد الحق الا الضلال الراجی رحمۃ ربہ الکریم سید اعظم محمد شاہ غفراللہ لہ کفاشاگرد رشید مولوی عبدالحی صاحب لکہنوی حنفی کی مہر

انی رأیت هذه الرسالة المسماة بسماع الموتی من اولها الی آخرها فوجدتها مملوة من الدلائل النقلیة والعقلیة الصحیحة وهذا مسلک العلماء العظام الحنفیة فارجوان لاینکر احد من العلماء المنصفین الراجی عفو ربه الصمد

ابو القاسم سید احمد (مہر)

هذا الحق بالقبول عند اہل العقول حررہ الفقیر المفتی ولی محمد الجالندہری۔

سماع موتی کی بارہ مین جو کچھ حضرت بابرکت مولانا محمد کرامت اللہ صاحب نے لکھا صحیح اور غایۃ درجہ کی تحقیق ہے خدا تعالیٰ انکو جزاء خیر عطا فرماوے میرا یہی اعتقاد ہے سید عبدالحق قصوری از کوٹ مراد خان۔

الجواب صحیح والرای نجیح سماع موتی حق ہی ثبت بدلائل قوی و براہین رضیہ کتبہ محمد مقصود علیخان مدرس مدرسہ تلہر ضلع شاہجہانپور۔

الجواب ہو الصواب سماع موتی کی حقیت مین کلام نہین کتب معتبرہ اسکی دلائل سے مملو و مشحون ہین کتبہ محمد شمس الدین خلیفہ مولانا مولوی شاہ اسد اللہ صاحب مدنی تلہری ضلع شاہجہانپور۔

سماع موتی مین تردد نہین باعتبار مذہب محقق اور معتبر کے کما ظہر من النقول ذکرہ المجیب المصیب محمد عنایت اللہ خان رامپوری

الجواب صواب والمجیب مثاب محمد ہدایت اللہ غفرلہ رامپوری۔

مہر

اسمین شبہ نہین کہ انکار سماع و ادراک میت خلاف روایت و درایت و خلاف مذہب جمہور اہل السنۃ والجماعۃ ہے محمد فضل حق مدرس اول مدرسہ عالیہ ریاست رامپور۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدا و مصلیا اگرچہ دربارہ سماع موتی سلف سے اختلاف چلا آتا ہے مگر راجح اکثر روایات ہے ادراک و سماع موتی ہی حق تعالیٰ جسوقت چاہتا ہے موتی کو ادراک و سماع اصوات اہل دنیا عطا فرماتا ہے جیسا کہ امام نودی شارح مسلم نے قاضی عیاض رحمہ اللہ سے نقل فرماکر اسی کو ظاہر و مختار فرمایا ہے قال النودی فی شرح المسلم ناقلا من القاضی عیاض قال یحتمل

سماعهم علی ما یحتمل سماع الموتی فی احادیث عذاب القبر وفتنته التی لا مدفع لها وذلک باعیارہم او احیاء وجزء منهم یعقلون و یسمعون فی الوقت الذی یرید اللہ هذا کلام القاضی وهو الظاهر المختار الذی یقتضیه احادیث السلام علی القبور واللہ اعلم انتهی صدیق احمد کان اللہ له انبہٹوی مدرس مدرسہ فتحپوری۔ هذا هو الحق القراح والصدق الصراح سید محمد عزیز غوث قادری۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مین نی اس تحریر کو بغور دیکھا فاضل مجیب مصیب نے جو تحقیق فرمائی ہے حق اور اس سے متجاوز نہین ہو سکتا منکر سماع موتی و ادراک و شعور و تصرفات کاملین کا عالم برزخ مین منکر ہے کتاب و سنت اور اجماع امت کا اور شبہات منکرین بمقابلہ خصوص مثل تار عنکبوت ہے ہی زیادہ اوہن ہین فقیر نے اپنے رسالہ عمران القلوب والارواح اور تبشیر الوری بحضور المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین کئی سو دلیلیں بہ تفصیل جوابات منکرین تحریر کی ہے اور جسقدر فاضل مجیب نے لکھا ہے کافی وافی ہے واللہ سبحانہ الموافق محمد سلامت اللہ تلمیذ مولانا مولوی ارشاد حسین مرحوم رامپوری

محمد سلامت اللہ
ابو الذباء سراج الدین

هذا هو الحق والحق احق ان یتبع حررہ الفقیر محمد ظہیر حسن اعظم گڈھی الرضوی

ذلک کذلک حررہ الفقیر ظفر الدین البہاری الرضوی

هذا هو الصواب بلا مرتیہ وارتیاب کتبہ الفقیر سید غلام محمد البہاری الرضوی

هذا هو الحق وماذا بعد الحق الا الضلال محمد سلطان احمد

علاوہ ازین کثیر علماء عظام کی تحریرات بکمال تحقیقات بوسیع عبارت احقر کے پاس موجود ہین ایک وقت سے واسطے رکھی ہین جیسا یہ رسالہ مختصر لکھا گیا ہے ایسا ہی مختصر ہوا ہیں یہی ثبت ہین انشاء اللہ تعالیٰ وقت حاجت پیش ہون گے وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین +

تمام شد